روح کا رشتہ

از قلم انا الیاس

رات آہستہ آہستہ ڈھل رہی تھی۔اب کے دور مین چونکہ گھونگھٹ کا رواج نہین لہزا حورین بھی اس تکلف سے آزاد تھی۔وہ شرم وحیا جو کچھ دیر پہلے ایک دلہن ہونے کی وجہ سے تھی اب وہ مفقود تھی اور اسکی جگہ پریشانی بڑھنے لگ گئ تھی۔

"یا اللہ، آخر اور کتنی دیر ایسے بیٹھنا پڑھے گا"۔ابھی وہ پوری طرح سوچ بھی نہ پائ تھی کہ دھڑام سے دروازہ کھول کر کوئ بڑی عجلت مین داخل ہوا۔اس کے پیچھے حورین کی ساس بھی داخل ہوءین۔

"حدید! میری بات تو سنو بیٹا" وہ پریشان صورت لے کر حدید سے مخاطب تھیں جو اس بیڈروم کے ساتھ ملحق ایک روم میں جا چکا تھا جو یقینا ڈریسنگ روم تھا۔

"سوری ماں! لیکن میں مزید یہ ڈرامہ پلے نہیں کر سکتا" حدید ڈریسنگ روم سے باہر آتے ماں سے مخاطب ہوا۔ کچھ دیر پہلے والی شیروانی کی جگہ اب جینز، ٹی شرٹ اور جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔ ایک ہاتھ میں بیگ تھا اور دوسرے میں جوگرز۔ بیڈ کے باءیں جانب پڑے صوفے پر بیٹھ کر جلدی جلدی جوگرز پہننے لگا۔

"بیٹا! دیکھو تحمل سے میری بات سنو، بس دو دن اور ٹھر جاؤ پھر بے شک چلے جانا میں کچھ نہیں کہوں گی"۔ سائرہ بیگم جو کہ حدید کی ماں اور حورین کی ساس تھیں التجائیہ لہجے میں حدید سے کہنے لگیں

ماں فار گارڈ سیک جتنا تماشا آپ لوگوں نے کرنا تھا کر لیا، ناؤ اٹس اوور۔" حدید نے غصے سے ہاتھ اٹھا کر ماں کو کچھ اور کہنے سے روک دیا۔

حورین اس سارے قصے میں خاموش تماشائی تھی۔ وہ تو اس شوک سے باہر نہیں نکل پا رہی تھی کہ اس کی زندگی کا آغاز کس انداز سے ہو رہا ہے

ابھی تک حدید اور سائرہ بیگم حورین کی جانب متوجہ نہیں ہوئے تھے۔"حدید میں کل لوکوں کو کیا جواب دوں گی۔"سائرہ بیگم نے بے چارگی سے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔میں آپ کو یہ پہلے سوچنا چاہیے تھا۔میں مزید آپکی کسی بلیک میلنگ کا حصہ نہیں بن سکتا۔"بات ختم کر کے ماں کا ماتھا چوما اور بیک نگاہ بھی حورین کے سجے سنورے روپ پہ ڈالے بنا جیسے آیا ویسے ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔

سائرہ بیگم نے حدید کے نکلنے کے بعد صدمے سے نکلتے ہوئے ایک نظر حورین کے شاکڈ چہرے پر ڈالی۔تو بے اختیار اس کے پاس آئیں۔مگر کشمکش میں تھیں کہ کیسے اس کو حدید کے اس ناروا سلوک کے بارے میں بتائیں۔ان کے پاس بیٹھتے ہی حورین کو جیسے ہوش آیا۔اور وہ صدمے سے بس اتنا ہی بول پائی۔

"آنٹی یہ یہ۔۔۔۔۔سب کیا ہے"حورین کے پوچھتے ہی سائرہ بیگم نظریں چراتے اور قدرے ہچکچاہٹ سے بولی"بیٹا تم پریشان نہ ہو۔۔۔ایسا کرو کہ چینج کر کے سو جاؤ۔

ان کا یہ انداز حورین کو بھڑ کانے کے لئے کافی تھا۔"میں۔۔۔میں سو جاؤں۔۔۔۔۔۔میرا شوہر مجھے تسلیم کرنے سے انکاری ہے۔جس کو میرے وجود کی پرواہ نہ ہوئی۔۔۔مجھے نہیں پتہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔میں یہاں کیوں ہو۔اور آپ مجھے سونے کا کہہ رہی ہیں۔

انتہائی بے ربط جملے اس کے لبوں سے ادا ہوئے اور آنکھوں سے آنسو۔

اس کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ کیا اور کیوں ہو رہا ہے اس کے ساتھ۔یکدم چٹانوں کی سی سختی اس کے چہرے پہ در آئی۔بے دردی سے اس نے اپنے آنسو صاف کئے۔"آنٹی مجھے سچ سچ بتا دیں۔اس سب کے بعد اب کسی شک کی گنجائش نہیں کہ یہ شادی حدید کی مرضی کے بغیر ہوئی ہے۔سو اب آپ پلیز مجھ سے کچھ مت چھپائیں۔جتنی میری زندگی برباد ہونی تھی ہو گئی۔وہ کس میں انوالو ہیں اور اگر ہیں تو یہ شادی کیوں کروائی آپ نے۔میرا اور میرے پیرینٹس کا کیا قصور تھا۔میری زندگی کیوں برباد کی۔کچھ مت چھپائیں پلیز۔۔۔

وہ ان کا ہاتھ تھامے بے اختیار پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔"نہیں نہیں بیٹا! حدید کسی میں انوالو نہیں ہے۔ایسا کچھ۔۔۔"سائرہ بیگم نے اس کی بات کی تردید کرتے ہوئے کہا

۔"پلیز آنٹی! اب بھی۔۔اب بھی آپ مجھ سے چھپا رہی ہیں۔ایک بے قصور کی زندگی برباد کر کے آپ اپنے بیٹے کا پردہ رکھ رہی ہیں۔" حورین نے بے اختیار ان کی بات کاٹ کر غصے اور رنجیدگی سے کہا

"بیٹا! میں جانتی ہوں تم کس کیفیت سے گزر رہی ہو۔مگر میرا یقین کرو وہ بات نہیں ہے جو تم سوچ رہی ہو۔اوکے! اگر تم میرا ساتھ دینے کا وعدہ کرو تو میں سب تمہیں ابھی اور اسی وقت بتا دوں گی مگر پھر تمہیں میری مدد کرنا ہو گی

سائرہ بیگم نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔"آنٹی! یہ تو اس وجہ پے منحصر ہے۔مگر مجھے بہت دکھ ہے کہ آپ نے کسی کی بیٹی اپنے بیٹے کے لئے برباد کر دی۔"حورین ابھی بھی بے یقین تھی کہ حدید کی اس حرکت کے پیچھے کسی لڑکی کا معاملہ نہیں ہے۔

بیٹا مجھے یقین ہے کہ وجہ سننے کے بعد تم اس بات کو اتنا بڑا نہیں جتنا اپنی غلط فہمی کی بنا پر سمجھ رہی ہو۔"سائرہ بیگم نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا

۔"۔"آپ پلیز مجھے بتائیں

صبح اٹھ کر اپنے سر کو دباتے ہوئے حورین نے دل میں مصمم ارادہ کیا کہ اس کو اپنے اور حدید کے رشتے کو ایک جانس دینا ہے۔اور پھر آخر ایک لڑکی کی زندگی میں سمجھوتے کے علاوہ ہوتا بھی کیا ہے۔ مگر اس نے یہ بھی سوچا کہ خود کو گرانا بھی نہیں کہ اپنی نظروں میں پھر اٹھ نہ سکے۔ایسے باوقار طریقے سے اس کو اپنی طرف لانا ہے کہ شرمندگی کا زیادہ مارجن اس کے حصے میں آئے۔

ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی کہ دروازے پر ناک ہوا۔"یس کم ان۔"سائرہ بیگم مسکراتے چہرے کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئیں۔اسلام علیکم"ان کو دیکھتے ساتھ ہی حورین مسکراتے چہرے کے ساتھ ان کی جانب بڑھی۔انہوں نے اسے ساتھ لگا کر ڈھیروں دعائیں دیں۔"اب میری بیٹی ٹھیک ہے نا"انہوں نے تشویش سے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما۔"جی میں بالکل ٹھیک ہوں"اس نے مسکراتے ہوئے انہیں تسلی دی۔"شکر ہے میں رات بھر بہت پریشان رہی۔" انہوں نے تفکر سے کہا۔"آنٹی آپ فکر نہ کریں ہم جلد ہی اس کا حل نکالیں گے""بیٹا میں کیسے تمہارا شکریہ ادا کروں۔تم نے میرا مان رکھ لیا۔""پلیز آپ آئندہ کوئی شکریے والی بات نہیں

کریں گی۔"حورین نے ان کو اس تکلیف سے نکالنا چاہا جو حدید نے دی تھی۔"تم آج سے مجھے ممی کہ سکتی ہو۔اور اب جلدی سے نیچے آ جاؤ سب ناشتے پر تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔""جی ممی

ناشتے کے فورا بعد حورین کے پیرینٹس ملنے آگۓ۔"بیٹا مجھے تو جب سے حدید کے جانے کا پتہ چلا میں تو پریشان ہو گئ تھی۔"حورین کی والدہ نے تشویش سے کہا"ارے نہیں ماما پریشانی کی کوئ بات نہیں،آپکو تو پتہ ہے ان کی جاب ہی ایسی ہے،بس صبح کال آ گئ کے ضروری آپریشن ہے،سو صبح ہی نکلنا پڑھا۔"حورین نے ان کی تسلی کروائ۔سائرہ بیگم نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھا جس نے خوبصورتی سے ان کا پردہ رکھ کر مزید سوالوں سے ان کو بچا لیا تھا۔

"ہاں بیٹا!فوجی ہوں یا کمانڈوز ان کو ہر وقت الرٹ رہنا پڑتا ہے۔کوئ بات نہیں اب تو عادت ڈالنی ہو گی تمہیں،اللہ حدید کو اس کے مقصد میں کامیاب کرے۔ولیمہ تو ہوتا ہی رہے گا،کیوں بھاي صاحب۔"حورین کے پاپا ایاز صاحب نے حورین کو سمجھاتے آخر میں حدید کے والد ریاض صاحب سے تائید چاہی۔"بالکل جناب"ریاض صاحب نے ان کی ہاں میں ہاں ملائ۔

رات کا پچھلا پہر شروع ہو چکا تھا۔ حدید کو امید تھی کے سب سو چکے ہوں گے۔ مین گیٹ چوکیدار نے کھول دیا۔ مین ڈور کی چابی اس کے پاس ہمہ وقت ہوتی تھی۔ سیڑھیاں چڑھ کے وہ اوپر آیا اور جیسے ہی اپنے کمرے کے دروازے کا ناب گھمایا تو اسے لاکڈ دیکھ کر وہ حیران ہوا۔ پچھلے کچھ دن اس نے اتنی ذہنی اور جسمانی مشقت کی تھی کہ وہ یہ فراموش کر چکا تھا کہ اس کی شادی ہوئی تھی۔ وہ حیران ہوتا نیچے گیا لاؤنج میں سب کمروں کی چابیوں کا گچھا موجود ہوتا تھا۔ مطلوبہ چابی نکالی، جیسے ہی اندر آیا تو نیلگوں بلب کی روشنی میں کسی کو اپنے بیڈ پر سوتے پایا۔ حیران ہوتا آگے بڑھا اور حورین پر نظر پڑھتے ہی اپنی زبردستی کی شادی یاد آئی۔

حدید کے خوبصورت نقوش تن گ ئے۔ "اوہ یہ ڈھیٹ یہیں موجود ہے۔" غصے سے اس نے اپنا بیگ اتنے زور سے زمین پر پٹخا کے درو دیوار ہل کر رہ گ ئے۔ حورین تو پھر بہت کمزور اعصاب کی مالک تھی۔

2nd episode of "Rooh ka Rishta"

حدید کے خوبصورت نقوش تن گئے۔"اوہ یہ ڈھیٹ یہیں موجود ہے۔"غصے سے اس نے اپنا بیگ اتنے زور سے زمین پر پٹخا کے درو دیوار ہل کر رہ گئے۔جورین تو پھر بہت کمزور اعصاب کی مالک تھی۔

حورین ہڑبڑا کو نیند سے اٹھی۔جوں ہی سامنے نظر گئ تو حدید کو سامنے دیکھ کر اڑے ہوئے حواس کچھ بحال ہوئے یکدم دوپٹے کا خیال آیا۔سرعت سے سرہانے پڑا دوپٹہ اٹھایا۔حدید اس تمام صورتحال سے لاتعلق صوفے پر بیٹھا جو گرز اتارنے میں ایسے محو تھا جیسے اس کے علاوہ کمرے میں کوئی نہ ہو۔"کمرے میں داخل ہونے کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔خاص طور پر رات کے اس وقت جب لوگ سو رہے ہوں۔لیکن افسوس اتنے اعلی عہدے پر فائز ہونے کے باوجود لگتا ہے مینرز آپکو چھو کر بھی نہیں گزرے۔"

حورین نے نیند سے اتنی بری طرح اٹھائے جانے کی کھولن حدید پر لفظوں کی بوچھاڑ کی صورت نکالی۔یہ ان کی پہلی باضابطہ املاقات اور بات چیت تھی۔حدید نے کچھ حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات سمیت اس کے مغرور چہرے پر نگاہ ڈالی-بلاشبہ حورین کی خوبصورتی کو اس نے دل

میں سراپا۔خوبصورت کالی بھنور سی گہری آنکھیں، کھڑی ناک، گندمی شفاف رنگت، بھرے بھرے ہونٹ اور لمبے گھنے کمر کو چھوتے بال جن کو ل ئیرز میں کٹوایا گیا تھا اس کو نہایت پر کشش بناتے تھے۔ مگر اس کے سخت الفاظ بری طرح اس کی ہستی کو ہلاگ ئے تھے لہزا اس نے دو حرف اس کی خوبصورتی پر بھیجے اور پھنکارا "گھر میرا، کمرا میرا میری مرضی میں یہاں توپ چلا کر آؤں یا خاموشی سے آپ ہوتی کون ہیں مجھے مینرز کا طعنہ دینے والیں۔" حورین نے ایک استہزائیہ نظر حدید کے خوبصورت مگر کسی قدر غصیلے چہرے پر ڈالی

چھ فٹ دو انچ ہائیٹ، ورزشی جسم، گھنے بال فوجی ہ ئیر کٹ، جو ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔ ہیزل گرین آنکھیں جو مقابل کو چاروں شانے چت کر دیں۔ کھڑی ناک بھینچے ہونٹ اور دائیں گال پر پڑھنے والا ڈمپل اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہے تھے۔ غصے سے اس کی جانب گھور رہا تھا۔ "ویسے تو سنا ہے کہ سیکرٹ سروسز والوں کا آئی کیو غضب کا ہوتا ہے، مگر آپکو دیکھ کر نہ صرف افسوس بلکہ حیرت ہے کہ انہوں نے آپکو رکھ کیسے لیا۔ جس کو یہ یاد نہیں کے میں یہاں

کیوں اور کس حیثیت سے ہوں۔" حورین نے اسے طیش دلانے والی مسکراہٹ سمیت طنزیہ نگاہوں سے دیکھا۔

جو ابھی تک اسی کے بیڈ پر براجمان بیک سے ٹیک لگائے اور اس کے بلینکٹ میں مزے سے پھسکڑا مارے بیٹھی اس کو چیلنجنگ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ "جس رشتے کی میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں اس سے جڑے شخص کی بھی کوئی اہمیت نہیں۔ مائنڈاٹ مائی سو کالڈ وائف۔" طنزیہ مسکراہٹ سمیت وہ حورین پر اس کی حیثیت واضح کر گیا تھا۔ "سو جب اس رشتے کی کوئی حیثیت نہیں تو آپ کا بھی میرے روم میں کوئی کام نہیں۔ اپنا ٹھکانہ آپ خود ڈھونڈیں۔ میں فریش ہونے جا رہا ہوں واپس آؤں تو آپ مجھے یہاں نظر نہ آئیں۔ ادر وائز نتیجے کی ذمہ دار آپ خود ہوں گی۔" اپنا بیگ اور جو گرز اٹھاتے وہ حورین کو وارن کرتا ڈریسنگ روم میں غائب ہو گیا۔

اب اس کے آنے سے پہلے حورین کو کوئی حل نکالنا تھا۔ بے اختیار ممی کی وہ باتیں یاد آئیں جو انہوں نے حدید کے حوالے سے شادی کی پہلی رات بتائیں تھیں۔ "بیٹا حدید کسی لڑکی میں انوالو نہیں

ہے۔اگر ایسا ہوتا تو میں خوشی خوشی اسکی پسند کو اپنی بہو بناتی۔ان فیکٹ وہ سیکرٹ سروسز کے ساتھ جنون کی حد تک اٹیچڈ ہے۔اس کا ماننا یہ ہے کہ اس کی لائف اتنی پرفیکٹ ہے کہ جس میں بیوی اور اس سے محبت کی کوئی گنجائش نہیں۔وہ اس رشتے کی حقیقت کو ماننے سے انکاری ہے۔ہمارا کیا ہے آج ہیں تو کل نہیں۔مگر ایک ماں ہونے کے ناطے میں اس کو یہ بے وقوفی نہیں کرنے دے سکتی تھی۔ابھی تو ہم ہیں تو اسے پرواہ نہیں مگر جب ہم نہیں رہیں گے تو بہن بھائی کب تک اس کے ساتھ جڑے رہ پائیں گے۔بس اسی لئے میں نے زبردستی یہ قدم اٹھایا۔مگر مجھے پورا یقین ہے۔جس اللہ نے تم دونوں کے نصیب ملائے ہیں وہ جلد ہی حدید کا دل تمھاری جانب موڑے گا۔بس تم میرا اتنا ساتھ دو کے کچھ ٹائم صبر سے اس کو برداشت کرنا۔میں پوری طرح اس کی برین واشنگ کروں گی،بس کچھ دیر کی بات ہے۔ایک ماں کی التجا سمجھ لو

سب باتیں دہراتے اس نے خود کو تسلی دی۔"کوئی بات نہیں حورین کبھی نہ کبھی یہ بندہ تمہاری حیثیت مانے گا۔بس کمزور نہیں پڑھنا۔ورنہ ان سب کو کیسے فیس کروگی خاص طور سے اپنے پیرینٹس جنہیں اپنی خوشگوار زندگیکی تسلی دی ہے۔بی بریو۔ مسٹر ایجینٹ حدید گیٹ ریڈی فار آنیو

میشن۔"خود کو تسلی دیتے جلدی سے بیڈ سے اٹھی۔الماری سے سنگل بیڈ بلینکٹ نکالا اور ابھی صوفے پر لیٹ کر کمبل میں گم ہونے ہی والی تھی کہ حدید ڈریسنگ روم سے باہر آیا۔اس کو کمرے میں موجود دیکھ کر تیوری چڑھ گئ۔

"شکل سے تو کچھ سینس ایبل لگتی ہیں مگر حرکتیں بتاتی ہیں کے کافی ڈھیٹ قسم کی بندی ہیں آپ، جن پر میری باتوں کا کوئ اثر نہیں ہوا۔" بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے بڑی گہری طنزیہ نظروں سے حدید نے اسے دیکھا۔حورین نے اگر حدید کی ممی سے ان کا ساتھ دینے کا وعدہ نہ کیا ہوتا تو ابھی سب چھوڑ چھاڑ نکل جاتی۔"جی بالکل آخر اتنے دنوں سے اس کمرے میں ہوں،یہاں رہنے والی شخصیت کا کچھ تو اثر ہونا تھا۔باقی رہ گئ میری حیثیت اور اس کمرے میں رہنے اور نہ رہنے کی بات تو اس کا جواب آپ ممی سے لی جئیے گا۔میرا جواب شاید تسلی بخش نہ ہو، گڈ نائیٹ" حدید کے دماغ کو مزید بھڑکاتے ہوئے حورین نے مزے سے کروٹ دوسری جانب لی اور کمبل سر تک اوڑھ لیا۔

اسٹوپڈ دیکھ لوں گا تمہیں" دانت پیستے ہوئے حدید نے اس کی پشت کو گھورا اور سونے کی کوشش کی۔ جو شاید اتنی تھکاوٹ کے باوجود مشکل لگ رہا تھا اور وجہ وہ وجود تھا جس نے حدید کو اپنی حیثیت کا بتا کر اس کا دماغ ٹھکانے لگا دیا تھا۔

"حورین بیٹا کیا حدید رات میں گھر آیا تھا۔" سائرہ بیگم نے چائے بناتی حورین سے پوچھا۔ "جی ممی لیٹ نائٹ آئے تھے" حورین رخ موڑے چائے نکالتے ہوئے بولی۔ "شکر! کوئی بات ہوئی" انہوں نے رازداری اور بڑے اشتیاق سے حورین سے پوچھا۔ "ممی آپ تو ایسے پوچھ رہی ہیں جیسے میں ان کی محبوب بیوی ہوں اور آتے ہی وہ مجھے پھولوں کے ہار پہنائیں گے، بس ہاتھ پکڑ کر کمرے سے نکالنے کی کسر باقی رہ گئی تھی۔

حورین نے ان کے خوشی سے تمتماتے چہرے پر دکھ کے سائے لہراتے دیکھے۔ انہوں نے خود کو سنبھالتے اس کے کندھے پر تسلی بھرا ہاتھ رکھا۔ "میری جان تم بس حوصلہ نہ ہارنا میں ہوں نہ تمہارے ساتھ۔" انہوں نے پیار سے اس کے چہرے پر پڑنے والی لٹوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"ایک آپ ہی تو ہیں ممی جن کی وجہ سے میں یہاں ہوں۔" حورین نے پیار سے ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے تسلی بخش مسکراہٹ دی۔ "واؤ! واٹ آ رومینٹک سین۔" حدید نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے شرارت سے ماں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "بد تمیز ایسے کہتے ہیں۔" سائرہ بیگم نے آگے اسکے شانے پہ چپت لگائی۔ "اس نے بہت محبت سے انہیں بازوؤں کے حصار میں لیا۔ حورین تب تک کچن چھوڑ کے جا چکی تھی۔ " کیسی ہیں میری جان جہاں" حدید نے محبت سے ان کے ماتھے پہ بوسا دیا۔ " بالکل ٹھیک اور میرا بیٹا" انہوں نے نہایت محبت سے اس کو دیکھا۔ " بالکل فٹ اب جلدی سے کچھ کھانے کو دیں بہت بھوک لگ رہی ہے۔ " اپنی بیوی سے کہو وہی نکال کر دے۔

سائرہ بیگم کو اصل موضوع کی طرف آنے کا موقع ملا۔ "پلیز ممی نو اریلیونٹ ڈسکشن، میں آل ریڈی بہت تھکا ہوا ہوں۔ کچھ دنوں کی چھٹی ریلیکس کرنے کے لئے لے کر آیا ہوں۔ آپکا بہو نامہ سننے کے لئے نہیں۔" حدید نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا" حدید کیوں ماں کو اس عمر میں ذلیل کروانے پر تلے ہوئے ہو۔ یقین کرو بہت اچھی بچی ہے۔ تم ایک مرتبہ اس کی جانب توجہ کر کے تو دیکھو۔" انہوں نے حدید کا ناشتہ بناتے ہوئے اسے قائل کرنس کی کوشش کی۔ " ممی کیا آپ

چاہتی ہیں کہ میں چھٹیاں کینسل کروا کر واپس چلا جاؤں۔ یہ سب میں نے آپکو کرنے کو نہیں کہا تھا۔اب ناشتا ملے گا یا بھوکا چلا جاؤں،اور ویسے بھی آپکی بہو کو ہر چیز تو مل رہی ہے یہاں،ایون یور ایکسپویم سپورٹ،واٹ ایلس شی وانٹ۔" حدید کے غصے کو دیکھتے انہوں نے اسے سمجھانے کا ارادہ بدل کر فیالوقت کے لئے خاموشی اختیار کی"

3rd episode of "Rooh ka Rishta"

سائرہ بیگم اور ریاض صاحب کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ سب شادی شدہ تھے۔ بڑا بیٹا فرید اور اسکی بیوی آسیہ کے دو بچے شایان اور رومان تھے۔ دوسرے نمبر پہ طلحہ اور اسکی بیوی بینا کے بھی دو بچے ایک بیٹا فوزان اور بیٹی ایشال تھے۔بیٹی رافعہ اور اس کا شوہر دانیال آسٹریلیا میں تھے اور ان کا ایک ہی بیٹا ابو بکر تھا۔اور حدید سب سے چھوٹا تھا۔

دو گھر ایک جیسے ساتھ ساتھ بنا کر بیچ کی دیوار گرا دی تھی۔ سائرہ بیگم کے پورشن میں نیچے وہ اور حدید کے ڈیڈی تھے اور اوپر کا پورشن اب حدید اور حورین کے زیر استعمال تھا۔جبکہ دوسرے گھر میں نیچے کا بورشن فرید کی فیملی کے پاس،اور اوپر کا پورشن طلحہ کی فیملی کے پاس تھا۔

کچن سے باہر آکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے حورین کو رات ہونے والی تلخی پوری شدت سے یاد آئی۔

یکدم اس کو خیال آیا کہ اگر جو حدید نے اپنی تمام تر ناپسندیدگی کا مظاہرہ سے کے کر دیا اور ذرا سی بھی بھینک اس کے ماں باپ تک پہنچ گئی تو کیا ہوگا۔کیونکہ حدید کی ممی نے گھر کے کسی فرد کو ان دونوں کے درمیان ہونے والی سرد جنگ کی ہوا تک نہیں لگنے دی تھی۔

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کے کیسے حدید کو اپنی بے رخی کنڑول کرنے کا کہے کہ بینا بھابھی لاؤنج میں آئیں۔"اور بھئی سیاں جی آگ ئے ہیں" انہوں نے شرارت سے کہا۔حورین بس مسکرا کر رہ گئی۔ایکدم سے اسے کچھ خیال آیا۔جلدی سے ایک پیپر پے کچھ لکھا۔پھر شایان کو پاس بلایا۔"کچن میں حدید چاچو ہیں جاؤ ان کو دے کر آؤ، پھر میں آپکو چاکلیٹ دوں گی" شایان کچن کی طرف بھاگا۔"چاچو یہ لے لیں۔""یہ کیا ہے""چاچی نے دیا ھے"

حدید نے حیران ہوتے ہوئے پکڑا جس پر لکھا تھا" مجھے ممی نے بتایا تھا کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو ہمیشہ عورت کی عزت کرنا سکھایا ہے۔باقی سب کو دیکھ کہ تو اس بات پر یقین آتا ہے مگر آپکے

بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ہمارے درمیان جو بھی ایشوز ہیں۔ امید کرتی ہوں کہ سب کے درمیان آپ اپنی تربیت کو سوالیہ نشان نہیں بننے دیں گے۔

حدید نے وہ پیپر تہہ کر کے پاکٹ میں ڈالا اور کچھ سوچتے ہوئے گھونٹ گھونٹ چائے اندر اتارنے لگا۔

ناشتہ ختم کرتے ہی حدید اپنے جگری یار حسن سے ملنے چلا گیا۔ "اور سنا حالات ویسے ہی ہیں یا کچھ ترقی ہوئی" حسن چونکہ حدید کی شادی نہ کرنے والی سوچ سے واقف تھا اور اس بات سے بھی واقف تھا کہ حدید نے حورین کو قبول نہیں کیا سو اس کو چھیڑتے ہوئے پوچھا۔ حدید نے رات والی تلخی من و عن سنائی۔ حسن کچھ حیرت اور افسوس سے اسے دیکھنے لگا۔ "خبیث انسان تجھے شرم نہیں آئی، وہ تیرے نام پر اس گھر میں موجود ہیں۔ اور تو۔۔۔ مجھے تجھ سے اتنی سیلفشنیس کی امید نہیں تھی۔

"تم بھی اسکی وکالت شروع کردو۔ میری سمجھ سے باہر ہے کہ سب مجھے سمجھاتے ہیں۔ آخر میری کوئی بات کیوں نہیں سمجھتا۔ مجھے کسی ایسے رشتے کی ضرورت ہی نہیں۔" حدید نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔ "حدید! یار اللہ نے اس دنیا میں کچھ بھی بے مقصد نہیں بنایا، چاہے وہ رشتے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور پھر یہاں تک حکم ہے کہ جیسے ہی لڑکا یا لڑکی بالغ ہوں تو انکی شادی کر دو۔ تو قدرت اور نصیب کو غلط کہہ رہا ہے۔" "بکواس نہ کر نعوذ و باللہ میں نے ایسا نہیں کہا۔" حدید نے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی۔ "تو تو یہ مان کیوں نہیں لیتا کہ وہ لڑکی تیرے نصیب میں ہی تھی۔

"جب میرا دل اسکی جانب کھنچ ہی نہیں رہا تو میں کیا کروں۔" حدید نے اپنی طرف سے دلیل دی۔ "یار تجھے اسکے ساتھ ابھی کتنا ٹائم ہوا ہے۔ مشکل سے چوبیس گھنٹے، کیا اتنا وقت کسی کی زندگی کا فیصلہ کرنے کے لئے بہت ہے؟ تھوڑا سا ٹائم دے اس رشتے کو۔ ویسے سچ بتا تجھے بھابھی کیسی لگیں۔

وہ جو سنجیدگی سے اسکی بات سن رہا تھا۔ اسکے آخری سوال پہ حورین کا سراپا نظروں کے سامنے آیا۔ شرارت سے حسن کو دیکھا اور بولا "ویمپائر" "بکواس نہ کر، سیدھی طرح بتا۔" حسن نے بمشکل

اس کی بات پر اپنا قہقہہ روکا۔"ایکسکیوز می، ہو آر یو۔ ویسے بھی ممی کہتی ہیں کے میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں۔ سو اپنی بیوی کی خوبصورتی میں آپ سے کیوں ڈسکس کروں۔"

"اسی فٹے منہ سے جس سے تو بھابھی کی برائیاں کر رہا ہے" حسن نے اسے شرمندہ کرنا چاہا

اب بکواس کرتا جائے گا یا کچھ بکے گا بھی" حسن نے زچ ہوتے ہوئے پوچھا۔" یار ہے تو توپ چیز۔ مگر میں پھر بھی فی الحال اپنے دل کو اسکی جانب آمادہ نہیں کر پا رہا۔""" جانی مجھے یقین ہے کہ جب اللہ نے تم دونوں کے نصیب ملائے ہیں تو وہ دل بھی ملائے گا۔ جلد بازی میں کوئی غلط فیصلہ مت کرنا" حدید اسکی بات پر خاموش ہی رہا۔

یہ اگلے دن کی بات تھی۔ رات میں حدید بیڈ پر بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پہ کچھ کام کرنے لگا کہ اس پہ پاس ورڈ لگا دیکھ کر اسکا دماغ کھول گیا۔ غصے سے سامنے، پیچ کلر کے لینن کے سوٹ میں بیٹھی حورین کو دیکھا۔

جو کانوں میں ہینڈ فری لگائے موبائل پر گانے سننے میں مگن تھی۔ ساتھ ہی کسی ڈائجسٹ کا مطالعہ جاری تھا۔ حدید غصے میں کھولتا اسکے سر پہ جا پہنچا۔ حورین نے جیسے ہی محسوس کیا تو بے اختیار سر اٹھایا۔ حیرت سے حدید کی غصیلی شکل دیکھی۔ بے اختیار ہینڈ فری اتاری۔

شرربار نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے حدید نے پوچھا" میرے لیپ ٹاپ پہ آپ نے پاس ورڈ کیوں لگایا ہے"

آپ نے مجھ سے کچھ کہا"معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے حورین بولی۔

"نہیں۔ دیواروں سے" حدید نے دانت پیستے ہوئے کہا

"چچ۔ چچ۔۔۔ابھی کے ابھی ڈاکٹر کے پاس جائیں یہ تو بہت خطرناک علامت ہے۔" حورین نے تاسف سے کہتے ہوئے واپس ہینڈ فری لگانا چاہی کہ حدید نے اسکے ہاتھ سے کھینچی اور بیڈ پہ پھینکی حورین کا صدمے سے منہ کھلا رہ گیا۔ "ہاؤ ڈیر یو" وہ غصے سے کہتی اسکے مقابل کھڑی ہوئی۔

"لیس،ہاؤڈیر یوٹوٹچ مائی لیپ ٹاپ۔اور یہ ہینڈفری وہاں پھینکنے کا مقصد یہ باور کروانا ہے کہ نیکسٹ ٹائم اگر آپ نے میری کسی چیز کو ہاتھ لگایا تو یہی حشر ہوگا۔کیپ اٹ ان یور مائنڈ۔اب جلدی سے پاس ورڈ بتائیں"

حدید نے اسے وارن کیا۔ مگر وہ بھی حورین تھی اتنی آسانی سے کیسے پیچھے ہٹتی۔

"پاس ورڈ تو آپکو تب ہی ملے گا جب آپ وہ ہینڈفری اٹھا کر مجھے دیں گے۔ نہیں تو میں بھی دیکھتی ہوں کے آپ کیا کر سکتے ہیں

حورین نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے اسے چیلنج کیا۔حدید نے لب بھینچ کہ اسکے انداز دیکھے۔ مسکراہٹ ہونٹوں میں دبا کر مڑا۔حورین نے اپنی بہادری پہ خود کو غائبانہ تھپکی دی۔ جیسے ہی حورین نے ہینڈفری لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو کلائی حدید کے فولادی ہاتھ میں آگئی۔

جس کو اس نے موڑ کر اس کی پشت پر لگادی اور اسکے چہرے کے پاس ہو کر بولا "نہایت چیپ طریقہ ڈھونڈا ہے آپ نے میری توجہ حاصل کرنے کا۔

"کیاکیا۔۔۔۔۔۔چیپ ہوں گے آپ بلکہ چیپسٹر۔۔ ھمم چیپو کہیں کے۔۔۔آآ۔۔ چھوڑیں میرا ہاتھ۔بتاتی ہوں پاس ورڈ" وہ درد سے چلائی۔"آئندہ چیلنج نہیں کرنا" حدید نے اسے چھوڑتے ہوئے کہا۔" ھمم دہشتگرد "حورین تیزی سے پاس ورڈ پیپر پر لکھتے ہوئے بڑبڑائی

4th episode of :Rooh ka Rishta

ابھی وہ حورین سے مغزماری کر کے فارغ ہوا تھا کہ حسن کی موبائل پہ کال آگئی۔

"آگیا مسٹر وکیل" جب سے حسن نے حورین کی وکالت شروع کی تھی تب سے حدید نے اس کا نام مسٹر وکیل رکھ دیا تھا۔

"فرمائیں""نہ سلام نے دعا شادی کر کے تو تیرا دماغ ساتویں آسمان پہ چلا گیا ہے۔"

"ویسے سوری یار کہیں رات کے اس وقت میں نے تجھے ڈسٹرب تو نہیں کر دیا۔"حسن نے اسے شرم دلاتے بعد میں شرارت سے چھیڑا۔"جی ہاں بہت زیادہ ڈسٹرب کیا ہے۔"حدید نے غصے سے اسے جواب دیا۔اور چلتا ہوا کمرے کے آگے بنی بالکونی میں جا کھڑا ہوا۔"اوئے ہوئے لگتا ہے بھابھی سے سیٹنگ ہو گئی ہے، کیا بہت بزی تھا۔"

حسن شرارت کرنے سے باز نہیں آیا۔"ہاں جی بڑی زبردست سیٹنگ ہو گئی ہے۔لوگوں کو دن میں تارے نظر آتے ہیں اور مجھے رات میں سورج نظر آگیا ہے۔" حدید نے جلے دل سے کہا۔"ہا ہاہا۔۔۔کیا تو اتنا ہی جولی شادی سے پہلے تھا یا بھابھی کے زیر اثر رہنے کی وجہ سے ہو گیا ہے۔"

نہیں جانی! جولی تو میں پہلے تھا اب تو دہشت گرد بن گیا ہوں۔"مسکراتے ہوئے اسے حورین کا دیا ہوا لقب یاد آیا۔"یہ بھابھی نے کہا تجھے" حسن نے اسکا تمسخر اڑایا۔"جس نے بھی کہا تو اب تو فون بند کر"اور ساتھ ہی حدید نے لائن کاٹ دی

حدید نے سائرہ بیگم کی گود میں سر رکھتے ہوئے تھکے ہوئے لہجے میں کہا"ممی چائے پلوادیں پلیز"

"صبح سے تم تھے کہاں"انہوں نے حورین کو آواز دے کر چائے لانے کا کہا۔ساتھ ساتھ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہیں تھیں۔

"بس حسن کا کچھ کام تھا اسی میں دیر ہو گئی۔"اس نے انکے ہاتھوں کی نرمی محسوس کرتے ہوئے کہا۔"ولیمے کے لئے تو تمہارے مزاج نہیں مل رہے سو آج حورین کے پیرینٹس نے ہمیں ڈنر پے

انوائٹ کیا ہے۔" حدید نے برا سا منہ بنایا۔" چلو اب کیا میرا جانا ضروری ہے وہاں" حدید نے اکتاہٹ سے کہا

" حدید بہت بری بات ہے۔بیٹا خود احساس کرو۔وہ لڑکی صبح سے شام ہمارے ساتھ خوش اخلاقی سے رہتی ہے۔ہماری خدمت کرتی ہے۔تمہارا دل ڈرا نہیں کانپتا یہ سوچ کر کے کہ قیامت کے دن کیا کہو گے کہ جس رشتے کو اللہ اور رسول کے نام پہ قائم کیا اس کے ساتھ یہ سب کیا۔" انہوں نے تاسف سے کہا۔" میں نے نہیں آپ لوگوں نے زبردستی اس کو میرے ساتھ باندھا ہے۔ زندگی عزاب ہو گئی ہے میری۔" غصے سے وہ انکی گود سے اٹھتے ہوئے بولا۔تیزی سے جانے لگا اتنے میں حورین اندر داخل ہوئے کپ کے ساتھ۔حدید کے آخری جملے اسکے کانوں میں پڑے تھے۔کہیں اندر بہت شدید درد اٹھا تھا۔ہوئی چا

دونوں کا تصادم ہونے والا تھا کہ حورین نے بریک لگایا اسی چکر میں چائے کا کپ اس کے ہاتھ سے گر گیا۔کچھ چائے کے چھینٹے حدید کے اوپر گرے اور کچھ حورین کے ہاتھ پر۔

"واٹ دا ہیل۔ آر یو بلائنڈ" حدید نے اپنی ساری کھولن حورین پر نکالی۔ وہ جو پہلے ہی مجرموں کی طرح کھڑی تھی۔اس نے سر اٹھایا آنسو بھری کالی بھنور سی آنکھوں نے حدید کو دیکھا۔

"سوری" حورین فقط اتنا ہی کہہ پائی اور واپس مڑ گئی۔ "حدید لگتا ہے میری تربیت میں واقعی کوئی کمی رہ گئی جو آج تم ایک لڑکی کی عزت کرنے سے قاصر ہو۔" ممی متاسف لہجے میں کہتیں حورین کے پیچھے لپکیں۔اور حدید وہ تو جیسے اب وہاں سے ملنے سے قاصر تھا۔اس نے اب تک حورین کا غصہ، جھنجھلاہٹ، بیزاری ہر روپ دیکھا تھا، مگر آنسو۔۔۔اسکے آنسو نہیں دیکھے تھے۔اور شاید یہی ایک روپ حدید کی ہستی کو ہلا کر رکھ گیا۔وہ خود کو اسکی کالی بھنور آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں ڈوبنے سے بچا نہ پایا۔اسے لگا اب وہ ان لمحوں کے سحر سے کبھی نکل نہیں سکے گا۔

"حدید ریڈی ہو بیٹا" سائرہ بیگم نے لاؤنج میں داخل ہوتے پوچھا۔جو سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس نہایت وجیہہ لگ رہا تھا۔

شام سے اب تک اپنے دل سے جنگ لڑ رہا تھا۔جو حورین کو اعلی مسند پہ بٹھانے کے لئے حدید کے سب عذر جھٹلانے پہ تلا تھا۔اسی کیفیت میں پوچھ بیٹھا۔"آپکی بہو تیار نہیں ہوئی"ممی نے خوشگوار حیرت سے اسکو دیکھا جس نے پہلی دفعہ حورین کے بارے میں آرام سے بات کی تھی۔

"کیوں کیا وہ کمرے میں تیار نہیں ہو رہی تھی۔"نہیں میں تو۔۔۔"

"چلیں ممی"ابھی الفاظ حدید کے منہ میں تھے کہ حورین بلیک اور گرے کام والے کرتے اور پاجامے میں روشنیاں بکھرتی لاؤنج میں آئی بعیر حدید پر توجہ دئے ممی کے ساتھ پورٹیکو کی طرف بڑھی۔"اوہو بلیک بیوٹیز"انکے باہر آتے ہی بیناںھابھی شرارت سے بولیں۔"آپ کیوں جیلس ہو رہی ہیں۔"حدید نے خوشگوار لہجے میں جوابی کاروائی کی۔حورین تو حدید کے اپنے ذکر پہ اتنے خوشکوار لہجے کو سن کر دنگ رہ گئی۔"بھائی ہم کیوں جیلس ہوں گے بلکہ میں تو انتظار میں ہوں کہ کب تمہارے چیاؤں پیاؤں آکر مجھے تائی کہیں گے،میں بڑا بڑا فیل کرنا چاہتی ہوں۔"حورین کا دل کیا انکے منہ پر ٹیپ لگادے۔حدید نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی ہیزل گرین آئز کے فوکس میں رکھا۔"آپکو اتنا شوق ہے تو میں آج سے آپکو بھابھی کی جگہ تائی کہنا شروع کر دیتا

ہوں۔"حدید کی بات پہ سب نے مشترکہ قہقہہ لگایا۔"چلیں بھئی دیر ہو رہی ہے"فرید بھائی نے سب کو وقت کا احساس دلایا۔حورین نے زبردستی ممی کو اپنی گاڑی میں بیٹھ کر حدید نے بیک ویو مرر پیچھے بیٹھی حورین پر سیٹ کیا۔"ہاں تو مسٹر آفیسر۔لوگ صحیح کہتے ہیں کے آنسو عورت کا سب سے بڑا ہتھیار ہوتے ہیں۔آج آپ بھی ان سے گھائل ہو ہی گ ئے۔"حدید نے بے بسی سے کار چلاتے حورین کی بھنور آنکھوں کو دیکھا۔اپنی سوچوں سے چھٹکارا پانے کے لیے جیسے ہی

اسٹیریو آن کیا اسے لگا

Jonathan Clay

اسی کے جزبات کی ترجمانی کر رہا ہے

I'm falling in,

I'm falling down.

I wanna begin

But I don't know how

To let you know,

How I'm feeling.

I'm high on hope.

I'm reeling.

And I won't let you go,

Now you know,

I've been crazy for you all this time.

I've kept it close

Always hoping

With a heart on fire,

A heart on fire.

انہیں سوچوں میں حورین کے پیرینٹس کا گھر آگیا۔حورین کے ماما بابا اور ایک بھائی ولید اور بہن شزا نے انکا استقبال کیا۔

چائے کا دور چلا تو حورین بنانے چل پڑی

جیسے ہی حدید کو دینے کے لئے آگے بڑھی تو وہ شرارتی لہجے میں آہستہ سے بولا۔"پھر کپ توڑنے کا ارادہ تو نہیں۔"حورین تو حیرت کا مجسمہ بن گئی حدید کا ایسا لہجہ سن کر۔

وہ ناشتہ کر کے جونہی ممی کے کمرے میں انٹر ہونے لگا حورین اور بینا بھابھی کہیں جانے کو تیار نظر آئیں۔"خیریت صبح صبح کہاں کی تیاری ہے۔

حورین کے خوبصورت گرین شال میں لپٹے چہرے کو فوکس کرتے ہوئے پوچھا اور نے نظریں ملانے سے گریز کیا کیونکہ کل سے حدید کی آنکھوں کی چمک اسکو الجھن میں مبتلا کر رہی تھی۔

"دیور جی ہماری تو اب دوپہر چل رہی ہے۔بس ذرا البرٹی تک جا رہے ہیں۔"بینا بھابھی نے تفصیل بتائی۔"میں لے چلوں""ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ یہ تم ہی ہو نہ جسے بازار جانا دنیا کا سب

سے بورنگ کام لگتا تھا" حدید نے خجل ہو کر مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کی۔"آپ کا کیا بھروسہ میری بیوی کو گما دیں۔

وہ بھی حدید تھا کہاں قابو میں آتا۔"ایسا جورو کا غلام نہ کبھی دیکھا نہ سنا۔اب تو اور دیر سے اسکو لے کر آؤں گی" بھابھی نے حورین کے ساتھ قدم باہر کی طرف بڑھاتے اور بھی شرارتی لہجے میں کہا"میں آپ کے پیچھے آجاؤں گا"کل سے اب تک جتنا خود کو جھٹلا رہا تھا اتنا ہی دل اس چہرے سے ہٹنے کا انکاری تھا۔اور وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ کچھ دیر بعد اسکو واقعی اسکوانکے پیچھے جانا پڑ جائے گا

"ہیلو" حدید نے جیسے ہی فون اٹینڈ کیا تو فرید بھائی کی گھبرائی ہوئی آواز آئی"بیٹا اور حورین گھر آگئی ہیں"انہوں نے چھوٹتے ہی پوچھا۔حدید کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا۔"نہیں تو کیوں خیریت۔" "نہیں خیریت نہیں ہے۔لبرٹی کی ایک بلڈنگ میں بم بلاسٹ ہوا ہے۔میں دونوں کو کال کر رہا ہوں وہ اٹینڈ نہیں کر رہیں۔تم انہیں ٹریس کرو پلیز""""اوکے" حدید اب ان کو کیا بتاتا کہ ان میں اتنے اچھے تعلقات نہیں تھے کے وہ نمبر ایکسچینج کرتے۔اس نے ممی سے حورین کا نمبر لیا لیکن بزی

ٹون جاتی رہی۔ پھر بھابھی کو لیکن ندارد۔اسے لگا زمیں اس کے پاؤں کے نیچے سے سرکتی جارہی ہے۔

"ممی میں نکلتا ہوں آپ دعا کیجئے گا" حدید روتی ہوئی سائرہ بیگم کو کہتا ہوا مارکیٹ کی طرف نکلا۔ ساتھ ساتھ دونوں کو کال کرتا جارہا تھا۔ "اے اللہ مجھے معاف کردیں۔ میں نے آپ کے بنائے گئے رشتے کو سوالیہ نشان بنادیا۔ایک بے قصور کو صرف اپنی بے مقصد سوچ کی خاطر سزادی۔ ہم کیا اور ہماری اوقات کیا۔ مجھے ایک چانس دے دیں سب ٹھیک کرنے کا میں اس سے ہزار بار معافی مانگ لوں گا۔ گو می ون لاسٹ چانس" بے بسی کی انتہاء تھی اسکے لئے۔کار اڑاتا ہوا وہ وہاں پہنچا۔ جیسے ہی اس نے بینا بھابھی کے نمبر پہ کال پھر سے ملائی تو اٹھالی گئی۔ "کہاں ہیں آپ لوگ" "میں۔۔۔ میں یہاں میٹرو کے سامنے لیکن حد۔۔ حدید حورین پتہ نہیں کہاں ہے۔" بھابھی کی آواز سن کے وہ جو ریلیکس ہوا تھا انکی بات سن کے لگا جسم میں سے روح نکل گئی ہو۔ "میں آرہا ہوں" بدقت وہ بولا۔

بھابھی کے پاس پہنچا"آپ دونوں تھیں کہاں""" ہم اسی پلازہ میں تھے جب یہ سب ہوا۔ وہیں گھبراہٹ میں ہاتھ چھوٹ گیا۔" بھابھی نے روتے ہوئے بتا کر حدید کی پریشانی میں اضافہ کیا"اوکے آپ یہ چابی لے جا کر گاڑی میں بیٹھیں میں چیک کرتا ہوں" انکو چابی پکڑا کر وہ اسی بلڈنگ کی جانب بڑھا۔ قدم من من بھر کے ہو رہے تھے۔ وہاں ہر جانب پولیس نے گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ وہ اندر جانے لگا تو ایک اہلکار نے روکا۔ اس نے ساتھ ہی اپنا سیکرٹ سروسز والا کارڈ دکھایا تو اس نے راستہ دے دیا۔ ساتھ ساتھ وہ حورین کو کال ملا رہا تھا۔ چوتھی مرتبہ میں فون اٹھا لیا گیا۔ "ہیلو" حورین کی نحیف سی آواز سن کے اسے لگا اندر تک سکون اتر گیا ہے۔ "کہاں ہو حور۔ میں حدید آپکو اسی بلڈنگ میں ڈھونڈ رہا ہوں۔""" حد۔۔۔ حدید۔۔ م۔۔ میں شاید تھرڈ فل۔۔ لور پہ۔" اور ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ حدید پریشانی سے بھاگتے ہوئے اسی فلور پہ پہنچا" اے اللہ بس ایک چانس۔ مجھے کسی طرح اسکے پاس پہنچا دیں" ابھی وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ ایک پلر کے پاس حورین آخرکار نظر آ گئی۔ وہ بیہوش تھی۔ ایک ہاتھ میں موبئل تھا۔ حدید نے اسے جلدی سے اپنی قیمتی متاع کی طرح بازوؤں میں اٹھایا اور نیچے کی طرف بھاگا۔

"پلیز ڈاکٹر کلیر لی بتادیں کے حور کے بچنے کے چانسز کتنے ہیں" حدید نے دل کڑا کر کے ڈاکٹر سے پوچھا۔سارا گھر ہاسپٹل آ گیا تھا۔ہر کوئی دعا کر رہا تھا۔"دیکھوینگ مین۔بلڈ نگ اور نروس بریک ڈاون کی وجہ سے میں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ نیکسٹ سکس آورز آر ویری امپورٹنٹ۔آپ دعا کریں کے اسی میں اسے ہوش آ جائے۔ادروائز یر بیٹر نو۔"ڈاکٹر کی آخری بات پہ حدید نے ہونٹ بھینچ کر چہرہ نیچے کر کے اپنے آنسوؤں کو بمشکل باہر آنے سے روکا۔

اور پھر سب کی دعاؤں سے اللہ نے اسکو ایک نئ زندگی دے دی۔سب اس سے ملنے گۓ سوائے حدید کے۔"اب آپکو روبرو ملوں گا اپنی سب غلطیوں کی معافی مانگ کر۔"

ایک ہفتہ ہاسپٹل رہ کر جب حورین گھر آئ تو سائرہ بیگم نے اسکو اپنے کمرے میں ٹھرا لیا۔کیونکہ کمزوری کی وجہ سے وہ ابھی سیڑھیاں نہیں چل سکتی تھی۔اور یہ دن حدید پر نہایت کڑے گزر

رہے تھے۔آخرایک دن وہ ممی سے بات کرنے انکے پیچھے کچن میں جا پہنچا۔"اب کیا ساری زندگی اپنی بہو کو اپنے رکھیں گی یا مجھے واپس بھی کریں گی۔"

"دل تو نہیں کر رہا اسے تمہارے حوالے کرنے کا"ممی نے اسکی جھنجھلاہٹ کا مزہ لیا۔"تو پھر آپ ایسے کریں میرے روم میں شفٹ ہو جائیں۔اور میں نیچے آجاتا ہوں۔کیونکہ آپکے تو کوئ ارادے نہیں لگ رہے نہ اپنے میاں کے پاس جانے کے نہ میری بیوی کو اسکے میاں کے پاس آنے دینے کے۔"نہایت جل کر انکو مشورہ دیا گیا۔

"ہاہاہا اتنے اتاولے کیوں ہو رہے ہو۔وہ مسلسل حدید کی حالت کا مزہ لے رہی تھیں۔"آپ ظالم سماج نہ بنیں۔جب اسکی جانب متوجہ نہیں تھا تب آپ نے میرے دن رات کان کھائے ہوئے تھے۔اب جب اسکی جانب آنا چاہتا ہوں تو آپ نے ہمارا پردہ کروا دیا ہے۔

""اچھا بابا بھیج دوں گی آج"اسکی بے تابیوں پہ ہنستے ہوئے انہوں نے حورین کو بھیجنے کا وعدہ کیا۔

۔"اچھی بھلی میں ممی کے پاس تھی۔ پتہ نہیں کیا سوجھی انہیں اس کمرے میں جانے کا حکم دے دیا جہاں کا مالک مجھے برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ اس قدر گھورتا ہے۔ جیسے میں نے کچھ چرالیا ہو اسکا" حورین بڑبڑاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کے حدید کے روم میں داخل ہوئی۔ اندر آتے ہی نظر بالکونی میں کھڑے حدید پر پڑھی۔ اسکی پشت دروازے کی جانب تھی۔ کھٹکے کی آواز پہ پیچھے مڑ کر دیکھا۔ حورین کو آتے دیکھ کر آنکھوں میں محبت کا جہاں بسائے آہستہ آہستہ چلتے اسکی جانب بڑھا جو صوفے پر سر جھکائے بیٹھی تھی۔ "طبیعت کیسی ہے" محبتوں سے بھرے لہجے میں سوال ہوا۔ "جی ٹھیک" حورین نے جھکے سر کے ساتھ جواب دیا۔ "کیا ہم کچھ بات کر سکتے ہیں" حدید نے اجازت لی۔ "جی" پھر مختصر جواب۔ حدید بیڈ کے کنارے ٹک گیا۔

"کیا ہم سب کچھ بھلا کر ایک نئی میریڈ لائف سٹارٹ کر سکتے ہیں""جی" حدید کی غیر متوقع بات نے حورین کے حواس سلب کر دئے۔ "کیا کوئی مجبوری یا ترس" حورین اسکے سابقہ رویے کی وجہ سے بس یہی سوچ سکی۔ "میں چاہتا ہوں کے ہم پچھلی باتیں بھلا کر اس رشتے کو ویسے ہی گزاریں جیسے اسکا حق ہے۔" حدید کی مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ "کیوں اب مجھ میں کون سے

سرخاب کے پر لگ گ ئے ہیں۔"اس نے غصے سے حدید کو گھورا۔"مجھے نہیں پتہ کب کیسے ہاں مگر اس رشتے نے اپنا آپ منوالیا ہے۔"

"واہ سیریسلی داد دینی پڑے گی آپکو۔ایک نیااور گھٹیا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں آپ۔محبت کے جال میں پھنسا کر مزید تماشا بنانا چاہتے ہیں مجھے۔شاید آپکو اپنے الفاظ بھول گ ئے ہوں مگر مجھے اچھی طرح یاد ہے آپ نے ہی کہا تھا نا کہ جس رشتے کی کوئ اہمیت نہیں اس سے جڑے شخص کی بھی کوئ اہمیت نہیں۔پھر اب یہ سب کیوں۔"وہ تو جیسے غصے سے پھٹ پڑی۔

"میں اپنے سب الفاظ کا مداوا کروں گا۔"حدید نے اسکی کالی بھنور سی آنکھوں کو اپنی گرے گرین آنکھوں میں جکڑا۔"کس کس بات کا مداوا کریں گے۔مجھے اس کمرے میں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔کتنے آرام سے آپ نے کہ دیا سب بھول جاؤ۔میں وہ تضحیک کبھی نہیں بھول سکتی۔آپ کے لئے آسان ہے بھولنا کیونکہ آپ نے نفرت نہیں سہی مگر میں۔۔۔"

اس سے آگے اس سے بولا نہ گیا نجانے کیا کیا یاد کر کے اس کے بے اختیار آنسو نکل پڑے۔ مگر وہ اس شخص کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔ فورا دروازے کی طرف بڑھی کے بائیں ہاتھ کی کلائی حدید کے ہاتھ میں آ گئی۔

کے مارے مڑی۔ "آئی ایم سوری فار ایوری تھنگ۔ سوئیٹ ہارٹ "

حدید کی بات پر حیرت کی جگہ اشتعال نے لے لی۔ اور حورین کا دایاں ہاتھ حدید کے گال پہ گھوم گیا۔ وہ تو اس شیرنی کے تیور دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ "ہاؤ ڈیر یو ٹو ٹچ می۔ میں وہی ہوں جس نے آپ کی زندگی جہنم بنا دی تھی۔ آئندہ یہ جرات مت کیجئے گا۔ میں ابھی اتنی کمزور نہیں ہوئی۔ کہ جب جس کا دل چاہے مجھے روند دے۔" حدید کو وارن کرتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ "کیا واقعی کچھ دن پہلے اسکو نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا" حورین نے اسکے چودہ طبق روشن کر دیئے تھے۔ پھر بھی اس نے ہار نہ ماننے کا مصمم ارادہ کیا

5th episode of " Rooh ka Rishta"

اگلے دن صبح جب حورین کی آنکھ کھلی تو ارد گرد کے ماحول سے مانوس ہونے میں۔ حیران ہوتے اپنے چکراتے سر کو تھام کر بیڈ پر اٹھ کر بیٹھی۔ پھر یکدم یاد آیا کہ رات کو حدید پہ اپنا غصہ نکال کر وہ ساتھ والے کمرے میں آکر روتے روتے سو گئی تھی۔

اپنا بھاری ھوتا سر پکڑے کتنی دیر وہ بے حس و حرکت وہیں بیٹھی رہی۔ رات کے تمام مناظر کسی فلم کی طرح دماغ کی سکرین پر چل رہے تھے۔ رات میں جو بہادری دکھا آئی تھی اب خوفزدہ تھی کہ کہیں جزبات میں حدید کوئی بڑا قدم نہ اٹھا لے۔ آخر ایک لڑکی کا تھپڑ کوئی مرد کہاں برداشت کرتا ہے چاہے وہ مرد اسکا شوہر ہی کیوں نہ ہو۔ جو بھی تھا مگر حورین کی نیت اس رشتے کو ختم کرنے کی نہیں تھی۔

خود کو سنبھالتے وہ فریش ہونے کے لئیے اٹھی۔ "ممی اسطرح تو مت کریں۔ آپکو پتہ تو ہے میرے کام کا نیچر ہی ایسی ہے۔ کسی وقت بھی کال آجاتی ہے۔ اب تو آپکو اس سب کی عادت ہو جانی چاہیے لیکن آپ ہر مرتبہ پہلے دن کی طرح ریکٹ کرتی ہیں۔" اس نے ابھی کچن کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے کہ حدید کی آواز آئی۔

خود میں ھمت پیدا کرتی آگے بڑھی۔آخر کبھی تو اسکا سامنا کرنا تھا۔"اسلام علیکم" حدید اور ممی ایک ساتھ اسکی جانب متوجہ ہوئے۔"اب کیا کہوں تمہیں پتہ نہیں تم نے یہ پروفیشن کیوں جوائن کیا۔"اسکے سلام کا جواب دے کر سائرہ بیگم پھر سے حدید سے مخاطب ہوئیں"آپکو تو فخر ہونا چاہئیے۔"حدید نے محبت سے انہیں ساتھ لگاتے ہوئے نظروں کے فوکس میں اس بے مہر کو رکھا۔

جو ٹیبل کے گرد رکھی چئیر پے بیٹھے جوس پینے میں ایسے مگن تھی جیسے اسکے ارد گرد کوئی نہ ہو۔ حدید حسرت سے اسکو دیکھتا رہا جو اسکا سکون غارت کیئیے کتنی پر سکون تھی۔

اسی لمحے حورین نے نظریں اٹھائیں۔حدید نے جیسے ہی اسکو اپنی طرف دیکھتے پایا تو شرارت سے ہنستے ہوئے بائیں آنکھ دبائی۔جوس پیتی حورین کو اچھو لگ گیا۔"ارے کیا ہوا بیٹا۔"ممی پریشانی سے اسکی جانب آئیں۔اور جس کی وجہ سے حورین کی یہ حالت ہوئی تھی وہ مسکراہٹ دباتا کچن سے باہر چلا گیا۔

شام کا وقت تھا حورین مزے سے کمرے میں بیٹھی ڈائجسٹ پڑھ رہی تھی۔ کل رات سے پھر وہ حدید کے کمرے میں نہیں گئ تھی۔ ویسے بھی حدید واپس اپنی ڈیوٹی پر وزیرستان جا رہا تھا۔ حورین نہیں چاہتی تھی کہ اس سے سامنا ہو مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ہر خواہش پوری نہیں ہوتی۔

دروازے پر دستک ہوئ۔ "لیس کم ان" حورین کی اجازت پاتے ہی جو شخص اندر آیا، حورین اس سے اس وقت روبرو ہونے کو تیار نہیں تھی۔ "سوچا جانے سے پہلے آپکو ایک نظر دیکھ لوں۔ پھر پتہ نہیں کب مل پائیں۔ ملیں بھی یا نہیں۔" حدید نے اپنی مسکراتی نظروں سے حورین کے گرد سحر باندھا۔ اور اس مسکراہٹ سے اسکے چہرے پر پڑنے والے ڈمپل نے حورین کی نظروں کو جکڑ لیا۔

"میں شاید اچھے سے آپکو سوری نہیں کہہ پایا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا اسکے لئیے یہ لفظ بہت چھوٹا ہے۔ سو میں اپنے عمل سے سب صحیح کرنا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن نہ وقت نے موقع دیا نہ آپ نے" اس کی نرم گرم نظروں نے حورین کو سر جھکانے پر مجبور کر دیا۔

"لیکن میں مایوس نہیں ہوں۔جب اللہ نے میرے لئیے آپکو نئی زندگی دی ہے۔تو وہ میرے لئیے آپکے دل کو بھی نرم کرے گا۔آئی کین ویٹ ٹل مائی لاسٹ بریتھ۔" حورین خاموش رہی۔ جیسے ہی وہ خدا حافظ کہہ کر مڑا حورین نے آواز لگائی۔

"سنیں" وہ حیرت سے مڑا پھر شرارتی لہجے میں بولا" مجھے روکنے لگی ہیں کیا" حورین اسکی شرارت سمجھتے لب بھینچ گئی۔" ہاہا!! آئی نو ابھی میرے ایسے نصیب کہاں پلیز آپ کہئیے" حدید نے سرد آہ بھر کے کہا۔" آپ۔۔۔آپ دوسری شادی کرلیں بس مجھے چھوڑ دیں گا مت مگر اب اس سب کے بعد میرا دل آپکی جانب آنے پر آمادہ نہیں۔" حورین نے ادھر ادھر دیکھتے کانپتے لہجے میں کہا۔

حدید پہلے تو اسکی بات سن کر دمبخود ہوا۔پھر مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگا۔آہستگی سے چلتا ہوا اس سے دو قدم کے فاصلے پر رکا۔سینے پر ہاتھ باندھے کنفیوز کر دینے والی نظروں سے اسکو دیکھا جو ادھر ادھر دیکھنے میں محو تھی۔" آر یو سیریس۔آپکو پتہ ہے دوسری شادی کرنے کی کنڈیشنز کیا ہیں۔۔۔اس میں بیلنس کا حکم ہے۔اور آپکے لئیے تو میں اپنا آپ فراموش کر چکا

ہوں۔دوسری کے حقوق کہاں سے پورے کروں گا۔اور ویسے بھی کیا آپ اتنی آسانی سے مجھے کسی کے سپرد کر دیں گی؟"اسکی نگاہوں میں جھانکتے حدید نے سوال کر کے حورین کو حیران کیا۔

"حور۔۔۔جتنی دنیا میں دیکھ چکا ہوں۔اسکی بدولت اب تو لوگوں کی آنکھوں کے ذریعے انکا اندر تک پڑھ لیتا ہوں۔سو اتنا تو جان گیا ہوں کہ آپ مجھ سے نفرت نہیں کرتیں"اپنی مدہم مسکراہٹ سے حورین کے دل کا راز جانتے حدید نے اس کا سکون برباد کیا۔"اسی لیئے امید ہے کہ آپ میری طرف ضرور لوٹ کر آئیں گی۔میں انتظار کروں گا۔"یہ کہتے ساتھ ہی حدید کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

اسکے جاتے ہی حورین نے دوبارہ سے اس کے کمرے میں قبضہ کیا۔اگلے دن صبح میں ہی شایان ایک بوکے ہاتھ میں لیئے اسکے کمرے میں آیا۔"چاچی یہ آپ کے لیئے کوئی دے کر گیا ہے۔

حورین نے حیرت سے دیکھا تو انگلش میں کچھ اشعار لکھے دیکھے۔

Hey stranger or may I call you my own

I know I don't know you, but there's somewhere I've seen you before

Whatever your name is, whatever you do

There's nothing between us I'm willing to loose

Just call me if ever our paths may collide

I want you to call me under these darkened sky's

Whoever you love, whoever you kiss

The wandering between us I'm willing to miss

Now I'm drifting out over deep oceans

And the tide won't take me back in

And these desperate nights I'll call you again and again

There's comfort, comfort in things we believe

Other than danger, wanting the things I can't see

Wherever you live now, wherever you walk

There's distance between us I'm willing to cross

Now I'm drifting out over deep oceans

And the tide won't take me b

—------------------

سائرہ بیگم اور ریاض صاحب کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔سب شادی شدہ تھے۔بڑا بیٹا فرید اور اسکی بیوی آسیہ کے دو بچے شایان اور رومان تھے۔دوسرے نمبر پہ طلحہ اور اسکی بیوی بینا کے بھی دو

بچے ایک بیٹا فوزان اور بیٹی ایشال تھے۔بیٹی رافعہ اور اس کا شوہر دانیال آسٹریلیا میں تھے اور ان کا ایک ہی بیٹا ابو بکر تھا۔اور حدید سب سے چھوٹا تھا۔

دو گھر ایک جیسے ساتھ ساتھ بنا کر بھیچ کی دیوار گرادی تھی۔سائرہ بیگم کے پورشن میں نیچے وہ اور حدید کے ڈیڈی تھے اور اوپر کا پورشن اب حدید اور حورین کے زیر استعمال تھا۔جبکہ دوسرے گھر میں نیچے کا بورشن فرید کی فیملی کے پاس،اور اوپر کا پورشن طلحہ کی فیملی کے پاس تھا۔

کچن سے باہر آکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے حورین کو رات ہونے والی تلخی پوری شدت سے یاد آئی۔

یکدم اس کو خیال آیا کہ اگرچہ حدید نے اپنی تمام تر ناپسندیدگی کا مظاہرہ سے کے کر دیا اور ذرا سی بھی بھینک اس کے ماں باپ تک پہنچ گئی تو کیا ہو گا۔کیونکہ حدید کی ممی نے گھر کے کسی فرد کو ان دونوں کے درمیان ہونے والی سرد جنگ کی ہوا تک نہیں لگنے دی تھی۔

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کے کیسے حدید کو اپنی بے رخی کنٹرول کرنے کا کہے کہ بینا بھابھی لاؤنج میں آئیں۔"اور بھئی سیاں جی آگئے ہیں" انہوں نے شرارت سے کہا۔حورین بس مسکرا کر رہ گئی۔ایکدم سے اسے کچھ خیال آیا۔جلدی سے ایک پیپر پے کچھ لکھا۔پھر شایان کو پاس بلایا۔"کچن

میں حدید چاچو ہیں جاؤان کو دے کر آؤ، پھر میں آپکو چاکلیٹ دوں گی" شایان کچن کی طرف بھاگا۔" چاچو یہ لے لیں۔""" یہ کیا ہے""" چاچی نے دیا ھے"

حدید نے حیران ہوتے ہوئے پکڑا جس پر لکھا تھا" مجھے ممی نے بتایا تھا کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو ہمیشہ عورت کی عزت کرنا سکھایا ہے۔ باقی سب کو دیکھ کہ تو اس بات پر یقین آتا ہے مگر آپکے بارے میں کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ ہمارے درمیان جو بھی ایشوز ہیں۔امید کرتی ہوں کہ سب کے درمیان آپ اپنی تربیت کو سوالیہ نشان نہیں بننے دیں گے۔

حدید نے وہ پیپر تہہ کر کے پاکٹ میں ڈالا اور کچھ سوچتے ہوئے گھونٹ گھونٹ چائے اندر اتارنے لگا۔

ناشتہ ختم کرتے ہی حدید اپنے جگری یار حسن سے ملنے چلا گیا۔"اور سنا حالات ویسے ہی ہیں یا کچھ ترقی ہوئی" حسن چونکہ حدید کی شادی نہ کرنے والی سوچ سے واقف تھا اور اس بات سے بھی واقف تھا کہ حدید نے حورین کو قبول نہیں کیا سو اس کو چھیڑتے ہوئے پوچھا۔ حدید نے رات والی تلخی من و عن سنائی۔ حسن کچھ حیرت اور افسوس سے اسے دیکھنے لگا۔" خبیث انسان تجھے شرم

نہیں آئی، وہ تیرے نام پر اس گھر میں موجود ہیں۔اور تو۔۔۔۔مجھے تجھ سے اتنی سیلفشنیس کی امید نہیں تھی۔

"تم بھی اسکی وکالت شروع کردو۔ میری سمجھ سے باہر ہے کہ سب مجھے سمجھاتے ہیں۔آخر میری کوئی بات کیوں نہیں سمجھتا۔مجھے کسی ایسے رشتے کی ضرورت ہی نہیں۔" حدید نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔" حدید! یار اللہ نے اس دنیا میں کچھ بھی بے مقصد نہیں بنایا، چاہے وہ رشتے ہی کیوں نہ ہوں۔اور پھر یہاں تک حکم ہے کہ جیسے ہی لڑکا یا لڑکی بالغ ہوں تو انکی شادی کردو۔تو قدرت اور نصیب کو غلط کہ رہا ہے۔""بکواس نہ کر نعوذو باللہ میں نے ایسا نہیں کہا۔" حدید نے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی۔"تو تو یہ مان کیوں نہیں لیتا کہ وہ لڑکی تیرے نصیب میں ہی تھی۔

"جب میرا دل اسکی جانب کھچ ہی نہیں رہا تو میں کیا کروں۔" حدید نے اپنی طرف سے دلیل دی۔"یار تجھے اسکے ساتھ ابھی کتنا ٹائم ہوا ہے۔مشکل سے چوبیس گھنٹے، کیا اتنا وقت کسی کی زندگی کا فیصلہ کرنے کے لئے بہت ہے؟ تھوڑا سا ٹائم دے اس رشتے کو۔ویسے سچ بتا تجھے بھابھی کیسی لگیں۔

وہ جو سنجیدگی سے اسکی بات سن رہا تھا۔اسکے آخری سوال پہ حورین کا سراپا نظروں کے سامنے آیا۔ شرارت سے حسن کو دیکھا اور بولا "ویمپائر""بکواس نہ کر، سیدھی طرح بتا۔" حسن نے بمشکل

اس کی بات پر اپنا قہقہہ روکا۔"ایکسکیوز می، ہو آر یو۔ ویسے بھی ممی کہتی ہیں کے میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں۔ سو اپنی بیوی کی خوبصورتی میں آپ سے کیوں ڈسکس کروں۔"

"اسی فٹے منہ سے جس سے تو بھابھی کی برائیاں کر رہا ہے"حسن نے اسے شرمندہ کرنا چاہا

:اب بکواس کرتا جائے گا یا کچھ بکے گا بھی"حسن نے زچ ہوتے ہوئے پوچھا۔"یار ہے تو توپ چیز۔ مگر میں پھر بھی فی الحال اپنے دل کو اسکی جانب آمادہ نہیں کر پا رہا۔""" جانی مجھے یقین ہے کہ جب اللہ نے تم دونوں کے نصیب ملائے ہیں تو وہ دل بھی ملائے گا۔ جلد بازی میں کوئی غلط فیصلہ مت کرنا" حدید اسکی بات پر خاموش ہی رہا۔

یہ اگلے دن کی بات تھی۔ رات میں حدید بیڈ پر بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پہ کچھ کام کرنے لگا کہ اس پہ پاس ورڈ لگا دیکھ کر اسکا دماغ کھول گیا۔ غصے سے سامنے، پیچ کلر کے لینن کے سوٹ میں بیٹھی حورین کو دیکھا۔

جو کانوں میں ہینڈ فری لگائے موبائل پر گانے سننے میں مگن تھی۔ ساتھ ہی کسی ڈائجسٹ کا مطالعہ جاری تھا۔ حدید غصے میں کھولتا اسکے سر پہ جا پہنچا۔ حورین نے جیسے ہی محسوس کیا تو بے اختیار سر اٹھایا۔ حیرت سے حدید کی غصیلی شکل دیکھی۔ بے اختیار ہینڈ فری اتاری۔

شرربار نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے حدید نے پوچھا" میرے لیپ ٹاپ پہ آپ نے پاس ورڈ کیوں لگایا ہے"

آپ نے مجھ سے کچھ کہا" معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے حورین بولی۔

"نہیں۔دیواروں سے" حدید نے دانت پیستے ہوئے کہا

"چچ-چچ۔۔۔ابھی کے ابھی ڈاکٹر کے پاس جائیں یہ تو بہت خطرناک علامت ہے۔" حورین نے تاسف سے کہتے ہوئے واپس ہینڈ فری لگانا چاہی کہ حدید نے اسکے ہاتھ سے کھینچی اور بیڈ پہ پھینکی حورین کا صدمے سے منہ کھلا رہ گیا۔"ہاؤ ڈیر یو" وہ غصے سے کہتی اسکے مقابل کھڑی ہوئی۔

"یس،ہاؤ ڈیر یو ٹو ٹچ مائی لیپ ٹاپ۔اور یہ ہینڈ فری وہاں پھینکنے کا مقصد یہ باور کروانا ہے کہ نیکسٹ ٹائم اگر آپ نے میری کسی چیز کو ہاتھ لگایا تو یہی حشر ہو گا۔کیپ اٹ ان یور مائنڈ۔اب جلدی سے پاس ورڈ بتائیں"

حدید نے اسے وارن کیا۔مگر وہ بھی حورین تھی اتنی آسانی سے کیسے پیچھے ہٹتی۔

"پاس ورڈ تو آپکو تب ہی ملے گا جب آپ وہ ہینڈ فری اٹھا کر مجھے دیں گے۔نہیں تو میں بھی دیکھتی ہوں کے آپ کیا کر سکتے ہیں

حورین نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے اسے چیلنج کیا۔ حدید نے لب بھینچ کہ اسکے انداز دیکھے۔ مسکراہٹ ہونٹوں میں دبا کر مڑا۔ حورین نے اپنی بہادری پہ خود کو غائبانہ تھپکی دی۔ جیسے ہی حورین نے ہینڈ فری لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو کلائی حدید کے فولادی ہاتھ میں آگئی۔ جس کو اس نے موڑ کر اس کی پشت پر لگادی اور اسکے چہرے کے پاس ہو کر بولا "نہایت چیپ طریقہ ڈھونڈا ہے آپ نے میری توجہ حاصل کرنے کا۔

"کیا کیا۔۔۔۔۔چیپ ہوں گے آپ بلکہ چیپسٹر۔۔ ھمم چیپو کہیں کے۔۔۔آآ۔۔ چھوڑیں میرا ہاتھ۔ بتاتی ہوں پاس ورڈ" وہ درد سے چلائی۔ "آئندہ چیلنج نہیں کرنا" حدید نے اسے چھوڑتے ہوئے کہا۔ "ھمم دہشتگرد" حورین تیزی سے پاس ورڈ پیپر پر لکھتے ہوئے بڑبڑائی

۔۔۔۔ابھی وہ حورین سے مغزماری کر کے فارغ ہوا تھا کہ حسن کی موبائل پہ کال آگئی۔

"آگیا مسٹر وکیل" جب سے حسن نے حورین کی وکالت شروع کی تھی تب سے حدید نے اس کا نام مسٹر وکیل رکھ دیا تھا۔

"فرمائیں" "نہ سلام نہ دعا شادی کر کے تو تیرا دماغ ساتویں آسمان پہ چلا گیا ہے۔"

"ویسے سوری یار کہیں رات کے اس وقت میں نے تجھے ڈسٹرب تو نہیں کر دیا۔" حسن نے اسے شرم دلاتے بعد میں شرارت سے چھیڑا۔ "جی ہاں بہت زیادہ ڈسٹرب کیا ہے۔" حدید نے غصے

سے اسے جواب دیا۔اور چلتا ہوا کمرے کے آگے بنی بالکونی میں جا کھڑا ہوا۔"اوئے ہوئے لگتا ہے بھابھی سے سیٹنگ ہو گئی ہے،کیا بہت بزی تھا۔"

حسن شرارت کرنے سے باز نہیں آیا۔"ہاں جی بڑی زبردست سیٹنگ ہو گئی ہے۔لوگوں کو دن میں تارے نظر آتے ہیں اور مجھے رات میں سورج نظر آگیا ہے۔"حدید نے جلے دل سے کہا۔"ہا ہاہا۔۔۔کیا تو اتنا ہی جولی شادی سے پہلے تھا یا بھابھی کے زیر اثر رہنے کی وجہ سے ہو گیا ہے۔"

نہیں جانی!جولی تو میں پہلے تھا اب تو دہشت گرد بن گیا ہوں۔"مسکراتے ہوئے اسے حورین کا دیا ہوا لقب یاد آیا۔"یہ بھابھی نے کہا تجھے"حسن نے اسکا تمسخر اڑایا۔"جس نے بھی کہا تو اب تو فون بند کر"اور ساتھ ہی حدید نے لائن کاٹ دی

حدید نے سائرہ بیگم کی گود میں سر رکھتے ہوئے تھکے ہوئے لہجے میں کہا"ممی چائے پلوادیں پلیز"

"صبح سے تم تھے کہاں"انہوں نے حورین کو آواز دے کر چائے لانے کا کہا۔ساتھ ساتھ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہیں تھیں۔

"بس حسن کا کچھ کام تھا اسی میں دیر ہو گئی۔"اس نے انکے ہاتھوں کی نرمی محسوس کرتے ہوئے کہا۔"ولیمے کے لئے تو تمہارے مزاج نہیں مل رہے سو آج حورین کے پیرینٹس نے ہمیں ڈنر پے

انوائٹ کیا ہے۔" حدید نے برا سامنہ بنایا۔ "چلو اب کیا میرا جانا ضروری ہے وہاں" حدید نے اکتاہٹ سے کہا

"حدید بہت بری بات ہے۔ بیٹا خود احساس کرو۔ وہ لڑکی صبح سے شام ہمارے ساتھ خوش اخلاقی سے رہتی ہے۔ ہماری خدمت کرتی ہے۔ تمہارا دل ڈرا نہیں کانپتا یہ سوچ کر کے کہ قیامت کے دن کیا کہو گے کہ جس رشتے کو اللہ اور رسول کے نام پہ قائم کیا اس کے ساتھ یہ سب کیا۔" انہوں نے تاسف سے کہا۔ "میں نے نہیں آپ لوگوں نے زبر دستی اس کو میرے ساتھ باندھا ہے۔ زندگی عذاب ہو گئی ہے میری۔" غصے سے وہ انکی گود سے اٹھتے ہوئے بولا۔ تیزی سے جانے لگا اتنے میں حورین اندر داخل ہئے کے کپ کے ساتھ۔ حدید کے آخری جملے اسکے کانوں میں پڑے تھے۔ کہیں اندر بہت شدید درد اٹھا تھا۔ ہوئی چا

دونوں کا تصادم ہونے والا تھا کہ حورین نے بریک لگا یا اسی چکر میں چائے کا کپ اس کے ہاتھ سے گر گیا۔ کچھ چائے کے چھینٹے حدید کے اوپر گرے اور کچھ حورین کے ہاتھ پر۔

"واٹ دا ہیل۔ آر یو بلائنڈ" حدید نے اپنی ساری کھولن حورین پر نکالی۔ وہ جو پہلے ہی مجرموں کی طرح کھڑی تھی۔ اس نے سر اٹھایا آنسو بھری کالی بھنور سی آنکھوں نے حدید کو دیکھا۔

"سوری" حورین فقط اتنا ہی کہہ پائی اور واپس مڑ گئی۔ "حدید لگتا ہے میری تربیت میں واقعی کوئی کمی رہ گئی جو آج تم ایک لڑکی کی عزت کرنے سے قاصر ہو۔" ممی متاسف لہجے میں کہتیں حورین کے پیچھے لپکیں۔ اور حدید وہ تو جیسے اب وہاں سے ہلنے سے قاصر تھا۔ اس نے اب تک حورین کا غصہ، جھنجھلاہٹ، بیزاری ہر روپ دیکھا تھا، مگر آنسو۔۔۔ اسکے آنسو نہیں دیکھے تھے۔ اور شاید یہی ایک روپ حدید کی ہستی کو ہلا کر رکھ گیا۔ وہ خود کو اسکی کالی بھنور آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں ڈوبنے سے بچا نہ پایا۔ اسے لگا اب وہ ان لمحوں کے سحر سے کبھی نکل نہیں سکے گا۔

"حدید ریڈی ہو بیٹا" سائرہ بیگم نے لاؤنج میں داخل ہوتے پوچھا۔ جو سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس نہایت وجیہہ لگ رہا تھا۔

شام سے اب تک اپنے دل سے جنگ لڑ رہا تھا۔ جو حورین کو اعلی مسند پہ بٹھانے کے لئے حدید کے سب عذر جھٹلانے پہ تلا تھا۔ اسی کیفیت میں پوچھ بیٹھا۔ "آپکی بہو تیار نہیں ہوئی" ممی نے خوشگوار حیرت سے اسکو دیکھا جس نے پہلی دفعہ حورین کے بارے میں آرام سے بات کی تھی۔

"کیوں کیا وہ کمرے میں تیار نہیں ہو رہی تھی۔" "نہیں میں تو۔۔۔"

"چلیں ممی" ابھی الفاظ حدید کے منہ میں تھے کے حورین بلیک اور گرے کام والے کرتے اور پاجامے میں روشنیاں بکھرتی لاؤنج میں آئی بعیر حدید پر توجہ دئے ممی کے ساتھ پورٹیکو کی طرف بڑھی۔ "اوہو بلیک بیوٹیز" انکے باہر آتے ہی بیناںھابھی شرارت سے بولیں۔ "آپ کیوں جیلس ہورہی ہیں۔" حدید نے خوشگوار لہجے میں جوابی کاروائی کی۔ حورین تو حدید کے اپنے ذکر پے اتنے خوشکوار لہجے کو سن کر دنگ رہ گئ۔ "بھائ ہم کیوں جیلس ہوں گے بلکہ میں توانتظار میں ہوں کہ کب تمہارے چیاؤں پیاؤں آکر مجھے تائ کہیں گے، میں بڑابڑافیل کرناچاہتی ہوں۔" حورین کا دل کیاانکے منہ پرٹیپ لگادے۔ حدید نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی ہیزل گرین آئز کے فوکس میں رکھا۔ "آپکواتناشوق ہے تو میں آج سے آپکوبھابھی کی جگہ تائ کہناشروع کردیتا ہوں۔" حدید کی بات پہ سب نے مشترکہ قہقہہ لگایا۔ "چلیں بھئ دیر ہورہی ہے" فرید بھائ نے سب کووقت کااحساس دلایا۔ حورین نے زبردستی ممی کواپنی گاڑی میں بیٹھ کر حدید نے بیک ویو مرر پیچھے بیٹھی حورین پرسیٹ کیا۔ "ہاں تومسٹرآفیسر۔لوگ صحیح کہتے ہیں کے آنسوعورت کا سب سے بڑاہتھیار ہوتے ہیں۔ آج آپ بھی ان سے گھائل ہوہی گ ئے۔" حدید نے بے بسی سے کارچلاتے حورین کی بھنورآنکھوں کودیکھا۔اپنی سوچوں سے چھٹکاراپانے کے لیے جیسے ہی اسٹیریوآن کیااسے لگا

Jonathan Clay

اسی کے جزبات کی ترجمانی کر رہا ہے

I'm falling in,

I'm falling down.

I wanna begin

But I don't know how

To let you know,

How I'm feeling.

I'm high on hope.

I'm reeling.

And I won't let you go,

Now you know,

I've been crazy for you all this time.

I've kept it close

Always hoping

With a heart on fire,

A heart on fire.

انہیں سوچوں میں حورین کے پیرینٹس کا گھر آگیا۔ حورین کے ماما بابا اور ایک بھائی ولید اور بہن شزا نے انکا استقبال کیا۔

چائے کا دور چلا تو حورین بنانے چل پڑی

جیسے ہی حدید کو دینے کے لئے آگے بڑھی تو وہ شرارتی لہجے میں آہستہ سے بولا۔ "پھر کپ توڑنے کا ارادہ تو نہیں۔" حورین تو حیرت کا مجسمہ بن گئی حدید کا ایسا لہجہ سن کر۔

وہ ناشتہ کر کے جو نہی ممی کے کمرے میں انٹر ہونے لگا حورین اور بینا بھابھی کہیں جانے کو تیار نظر آئیں۔ "خیریت صبح صبح کہاں کی تیاری ہے۔

حورین کے خوبصورت گرین شال میں لپٹے چہرے کو فوکس کرتے ہوئے پوچھا اور نے نظریں ملانے سے گریز کیا کیونکہ کل سے حدید کی آنکھوں کی چمک اسکو الجھن میں مبتلا کر رہی تھی۔

"دیور جی ہماری تو اب دو پہر چل رہی ہے۔ بس ذرا لبرٹی تک جا رہے ہیں۔" بینا بھابھی نے تفصیل بتائی۔ "میں لے چلوں"" "ایک منٹ۔۔۔۔ ایک منٹ یہ تم ہی ہو نہ جسے بازار جانا دنیا کا سب سے بورنگ کام لگتا تھا" حدید نے خجل ہو کر مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کی۔ "آپ کا کیا بھروسہ میری بیوی کو گما دیں۔

وہ بھی حدید تھا کہاں قابو میں آتا۔ "ایسا جورو کا غلام نہ کبھی دیکھا نہ سنا۔ اب تو اور دیر سے اسکو لے کر آؤں گی" بھابھی نے حورین کے ساتھ قدم باہر کی طرف بڑھاتے اور بھی شرارتی لہجے میں کہا "میں آپ کے پیچھے آ جاؤں گا" کل سے اب تک جتنا خود کو جھٹلا رہا تھا اتنا ہی دل اس چہرے سے ہٹنے کا انکاری تھا۔ اور وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ کچھ دیر بعد اسکو واقعی اسکے پیچھے جانا پڑ جائے گا

"ہیلو" حدید نے جیسے ہی فون اٹینڈ کیا تو فرید بھائی کی گھبرائی ہوئی آواز آئی "بینا اور حورین گھر آ گئی ہیں" انہوں نے چھوٹتے ہی پوچھا۔ حدید کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا۔ "نہیں تو کیوں خیریت۔" "نہیں خیریت نہیں ہے۔ لبرٹی کی ایک بلڈنگ میں بم بلاسٹ ہوا ہے۔ میں دونوں کو کال کر رہا ہوں وہ اٹینڈ نہیں کر رہیں۔ تم انہیں ٹریس کرو پلیز"" "اوکے" حدید اب ان کو کیا بتاتا کہ ان میں اتنے اچھے تعلقات نہیں تھے کے وہ نمبر ایکسچینج کرتے۔ اس نے ممی سے حورین کا نمبر لیا لیکن بزی

ٹون جاتی رہی۔ پھر بھابھی کو لیکن ندارد۔اسے لگا زمیں اس کے پاؤں کے نیچے سے سرکتی جارہی ہے۔

"ممی میں نکلتا ہوں آپ دعا کیجئے گا" حدید روتی ہوئی سائرہ بیگم کو کہتا ہوا مار کیٹ کی طرف نکلا۔ ساتھ ساتھ دونوں کو کال کرتا جارہا تھا۔ "اے اللہ مجھے معاف کردیں۔ میں نے آپ کے بنائے گئے رشتے کو سوالیہ نشان بنادیا۔ایک بے قصور کو صرف اپنی بے مقصد سوچ کی خاطر سزادی۔ ہم کیا اور ہماوی اوقات کیا۔ مجھے ایک چانس دے دیں سب ٹھیک کرنے کا میں اس سے ہزار بار معافی مانگ لوں گا۔ گومی ون لاسٹ چانس" بے بسی کی انتہا تھی اسکے لئے۔ کار اڑاتا ہوا وہ وہاں پہنچا۔ جیسے ہی اس نے بینا بھابھی کے نمبر پہ کال پھر سے ملائی تو اٹھالی گئی۔ "کہاں ہیں آپ لوگ" "میں۔۔۔ میں یہاں میٹرو کے سامنے لیکن حد۔۔ حدید حورین پتہ نہیں کہاں ہے۔" بھابھی کی آواز سن کے وہ جو ریلیکس ہوا تھا انکی بات سن کے لگا جسم میں سے روح نکل گئی ہو۔ "میں آرہا ہوں" بدقت وہ بولا۔

بھابھی کے پاس پہنچا "آپ دونوں تھیں کہاں"" "ہم اسی پلازہ میں تھے جب یہ سب ہوا۔ وہیں گھبراہٹ میں ہاتھ چھوٹ گیا۔" بھابھی نے روتے ہوئے بتا کر حدید کی پریشانی میں اضافہ کیا" اوکے آپ یہ چابی لے جاکر گاڑی میں بیٹھیں میں چیک کرتا ہوں" انکو چابی پکڑا کر وہ اسی

بلڈنگ کی جانب بڑھا۔قدم من من بھر کے ہو رہے تھے۔وہاں ہر جانب پولیس نے گھیرا ڈالا ہوا تھا۔وہ اندر جانے لگا تو ایک اہلکار نے روکا۔اس نے ساتھ ہی اپنا سیکرٹ سروسز والا کارڈ دکھایا تو اس نے راستہ دے دیا۔ساتھ ساتھ وہ حورین کو کال ملا رہا تھا۔چوتھی مرتبہ میں فون اٹھالیا گیا۔"ہیلو"حورین کی نحیف سی آواز سن کے اسے لگا اندر تک سکون اتر گیا ہے۔"کہاں ہو حور۔ میں حدید آپکو اسی بلڈنگ میں ڈھونڈ رہا ہوں۔""" حد۔۔۔حدید۔۔م۔۔میں شاید تھرڈ فل۔۔لور پہ۔"اور ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔حدید پریشانی سے بھاگتے ہوئے اسی فلور پہ پہنچا" اے اللہ بس ایک چانس۔مجھے کسی طرح اسکے پاس پہنچادیں"ابھی وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ ایک پلر کے پاس حورین آخرکار نظر آگئی۔وہ بیہوش تھی۔ایک ہاتھ میں موبئل تھا۔ حدید نے اسے جلدی سے اپنی قیمتی متاع کی طرح بازوؤں میں اٹھایا اور نیچے کی طرف بھاگا۔

"پلیز ڈاکٹر کلیرلی بتادیں کے حور کے بچنے کے چانسز کتنے ہیں"حدید نے دل کڑا کر کے ڈاکٹر سے پوچھا۔سارا گھر ہاسپٹل آگیا تھا۔ہر کوئی دعا کر رہا تھا۔"دیکھوینگ مین۔بلڈنگ اور نروس بریک ڈاون کی وجہ سے میں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ نیکسٹ سکس آورز آر ویری امپورٹنٹ۔آپ دعا

کریں کے اسی میں اسے ہوش آجائے۔ادر وائزیر بیٹر نو۔"ڈاکٹر کی آخری بات پہ حدید نے ہونٹ بھینچ کر چہرہ نیچے کر کے اپنے آنسوؤں کو بمشکل باہر آنے سے روکا۔

اور پھر سب کی دعاؤں سے اللہ نے اسکو ایک نئی زندگی دے دی۔سب اس سے ملنے گ ئے سوائے حدید کے۔"اب آپکو روبروملوں گا اپنی سب غلطیوں کی معافی مانگ کر۔"

ایک ہفتہ ہاسپٹل رہ کر جب حورین گھر آئی تو سائرہ بیگم نے اسکو اپنے کمرے میں ٹھرالیا۔کیونکہ کمزوری کی وجہ سے وہ ابھی سیڑھیاں نہیں چل سکتی تھی۔اور یہ دن حدید پر نہایت کڑے گزر رہے تھے۔آخر ایک دن وہ ممی سے بات کرنے انکے پیچھے کچن میں جا پہنچا۔"اب کیا ساری زندگی اپنی بہو کو اپنے رکھیں گی یا مجھے واپس بھی کریں گی۔"

"دل تو نہیں کر رہا اسے تمہارے حوالے کرنے کا"ممی نے اسکی جھنجھلاہٹ کا مزہ لیا۔"تو پھر آپ ایسے کریں میرے روم میں شفٹ ہو جائیں۔اور میں نیچے آجاتا ہوں۔کیونکہ آپکے تو کوئی ارادے نہیں لگ رہے نہ اپنے میاں کے پاس جانے کے نہ میری بیوی کو اسکے میاں کے پاس آنے دینے کے۔"نہایت جل کر انکو مشورہ دیا گیا۔

"ہاہاہا اتنے اتاولے کیوں ہو رہے ہو۔وہ مسلسل حدید کی حالت کا مزہ لے رہی تھیں۔"آپ ظالم سماج نہ بنیں۔جب اسکی جانب متوجہ نہیں تھا تب آپ نے میرے دن رات کان کھائے ہوئے تھے۔اب جب اسکی جانب آنا چاہتا ہوں تو آپ نے ہمارا پردہ کروا دیا ہے۔

""اچھا بابا بھیج دوں گی آج"اسکی بے تابیوں پہ ہنستے ہوئے انہوں نے حورین کو بھیجنے کا وعدہ کیا۔

۔"اچھی بھلی میں ممی کے پاس تھی۔پتہ نہیں کیا سوجھی انہیں اس کمرے میں جانے کا حکم دے دیا جہاں کا مالک مجھے برداشت کرنے کو تیار نہیں۔اس قدر گھورتا ہے۔جیسے میں نے کچھ چرا لیا ہو اسکا"حورین بڑبڑاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کے حدید کے روم میں داخل ہوئی۔اندر آتے ہی نظر بالکونی میں کھڑے حدید پر پڑھی۔اسکی پشت دروازے کی جانب تھی۔کھٹکے کی آواز پہ پیچھے مڑ کر دیکھا۔حورین کو آتے دیکھ کر آنکھوں میں محبت کا جہاں بسائے آہستہ آہستہ چلتے اسکی جانب بڑھا جو صوفے پر سر جھکائے بیٹھی تھی۔"طبیعت کیسی ہے"محبتوں سے بھرے لہجے میں سوال ہوا۔"جی ٹھیک"حورین نے جھکے سر کے ساتھ جواب دیا۔"کیا ہم کچھ بات کر سکتے ہیں" حدید نے اجازت لی۔"جی"پھر مختصر جواب۔حدید بیڈ کے کنارے ٹک گیا۔

"کیا ہم سب کچھ بھلا کر ایک نئی میریڈ لائف سٹارٹ کر سکتے ہیں""جی" حدید کی غیر متوقع بات نے حورین کے حواس سلب کر دئیے۔"کیا کوئی مجبوری یا ترس"حورین اسکے سابقہ رویے کی وجہ سے بس یہی سوچ سکی۔"میں چاہتا ہوں کے ہم پچھلی باتیں بھلا کر اس رشتے کو ویسے ہی گزاریں جیسے اسکا حق ہے۔" حدید کی مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔"کیوں اب مجھ میں کون سے سرخاب کے پر لگ گ ئے ہیں۔"اس نے غصے سے حدید کو گھورا۔"مجھے نہیں پتہ کب کیسے ہاں مگر اس رشتے نے اپنا آپ منوالیا ہے۔"

"واہ سیریسلی داد دینی پڑے گی آپکو۔ایک نیا اور گھٹیا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں آپ۔محبت کے جال میں پھنسا کر مزید تماشا بنانا چاہتے ہیں مجھے۔شاید آپکو اپنے الفاظ بھول گ ئے ہوں مگر مجھے اچھی طرح یاد ہے آپ نے ہی کہا تھا کہ جس رشتے کی کوئی اہمیت نہیں اس سے جڑے شخص کی بھی کوئی اہمیت نہیں۔پھر اب یہ سب کیوں۔"وہ تو جیسے غصے سے پھٹ پڑی۔

"میں اپنے سب الفاظ کا مداوا کروں گا۔" حدید نے اسکی کالی بھنور سی آنکھوں کو اپنی گرے گرین آنکھوں میں جکڑا۔"کس کس بات کا مداوا کریں گے۔مجھے اس کمرے میں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔کتنے آرام سے آپ نے کہ دیا سب بھول جاؤ۔میں وہ تضحیک کبھی نہیں بھول سکتی۔آپ کے لئے آسان ہے بھولنا کیونکہ آپ نے نفرت نہیں سہی مگر میں۔۔۔"

اس سے آگے اس سے بولا نہ گیا نجانے کیا کیا یاد کر کے اس کے بے اختیار آنسو نکل پڑے۔ مگر وہ اس شخص کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔ فورا دروازے کی طرف بڑھی کے بائیں ہاتھ کی کلائی حدید کے ہاتھ میں آگئ۔ حیرت کے مارے مڑی۔"آئ ایم سوری فار ایوری تھنگ۔ سوئیٹ ہارٹ"

حدید کی بات پر حیرت کی جگہ اشتعال نے لے لی۔اور حورین کا دایاں ہاتھ حدید کے گال پہ گھوم گیا۔وہ تو اس شیرنی کے تیور دیکھ کر ششدر رہ گیا۔"ہاؤ ڈیر یو ٹو ٹچ می۔ میں وہی ہوں جس نے آپ کی زندگی جہنم بنادی تھی۔آئندہ یہ جرات مت کیجئے گا۔ میں ابھی اتنی کمزور نہیں ہوئ۔ کہ جب جس کا دل چاہے مجھے روند دے۔"حدید کو وارن کرتی وہ کمرے سے باہر نکل گئ۔"کیا واقعی کچھ دن پہلے اسکو نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا"حورین نے اسکے چودہ طبق روشن کر دیئے تھے۔ پھر بھی اس نے ہار نہ ماننے کا مصمم ارادہ کیا

گلے دن صبح جب حورین کی آنکھ کھلی تو ارد گرد کے ماحول سے مانوس ہونے میں۔ حیران ہوتے اپنے چکراتے سر کو تھام کر بیڈ پر اٹھ کر بیٹھی۔ پھر یکدم یاد آیا کہ رات کو حدید پہ اپنا غصہ نکال کر وہ ساتھ والے کمرے میں آکر روتے روتے سو گئ تھی۔

اپنا بھاری ھوتا سر پکڑے کتنی دیر وہ بے حس و حرکت وہیں بیٹھی رہی۔رات کے تمام مناظر کسی فلم کی طرح دماغ کی سکرین پر چل رہے تھے۔رات میں جو بہادری دکھا آئی تھی اب خوفزدہ تھی کہ کہیں جزبات میں حدید کوئی بڑا قدم نہ اٹھالے۔آخر ایک لڑکی کا تھپڑ کوئی مرد کہاں برداشت کرتا ہے چاہے وہ مرد اسکا شوہر ہی کیوں نہ ہو۔جو بھی تھا مگر حورین کی نیت اس رشتے کو ختم کرنے کی نہیں تھی۔

خود کو سنبھالتے وہ فریش ہونے کے لیئے اٹھی۔"ممی اسطرح تو مت کریں۔آپکو پتہ تو ہے میرے کام کا نیچر ہی ایسی ہے۔کسی وقت بھی کال آجاتی ہے۔اب تو آپکو اس سب کی عادت ہو جانی چاہیے لیکن آپ ہر مرتبہ پہلے دن کی طرح ریکٹ کرتی ہیں۔"اس نے ابھی کچن کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے کہ حدید کی آواز آئی۔

خود میں ھمت پیدا کرتی آگے بڑھی۔آخر کبھی تو اسکا سامنا کرنا تھا۔"اسلام علیکم"حدید اور ممی ایک ساتھ اسکی جانب متوجہ ہوئے۔"اب کیا کہوں تمھیں پتہ نہیں تم نے یہ پروفیشن کیوں جوائن کیا۔"اسکے سلام کا جواب دے کر سائرہ بیگم پھر سے حدید سے مخاطب ہوئیں"آپکو تو فخر ہونا چاہئیے۔"حدید نے محبت سے انہیں ساتھ لگاتے ہوئے نظروں کے فوکس میں اس بے مہر کو رکھا۔

جو ٹیبل کے گرد رکھی چیئر پہ بیٹھے جوس پینے میں ایسے مگن تھی جیسے اسکے ارد گرد کوئی نہ ہو۔

حدید حسرت سے اسکو دیکھتا رہا جو اسکا سکون غارت کیئے کتنی پر سکون تھی۔

اسی لمحے حورین نے نظریں اٹھائیں۔ حدید نے جیسے ہی اسکو اپنی طرف دیکھتے پایا تو شرارت سے ہنستے ہوئے بائیں آنکھ دبائی۔ جوس پیتی حورین کو اچھو لگ گیا۔ "ارے کیا ہوا بیٹا۔" ممی پریشانی سے اسکی جانب آئیں۔ اور جس کی وجہ سے حورین کی یہ حالت ہوئی تھی وہ مسکراہٹ دباتا کچن سے باہر چلا گیا۔

شام کا وقت تھا حورین مزے سے کمرے میں بیٹھی ڈائجسٹ پڑھ رہی تھی۔ کل رات سے پھر وہ حدید کے کمرے میں نہیں گئی تھی۔ ویسے بھی حدید واپس اپنی ڈیوٹی پر وزیرستان جا رہا تھا۔ حورین نہیں چاہتی تھی کہ اس سے سامنا ہو مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ہر خواہش پوری نہیں ہوتی۔

دروازے پر دستک ہوئی۔ "یس کم ان" حورین کی اجازت پاتے ہی جو شخص اندر آیا، حورین اس سے اس وقت روبرو ہونے کو تیار نہیں تھی۔ "سوچا جانے سے پہلے آپکو ایک نظر دیکھ لوں۔ پھر پتہ نہیں کب مل پائیں۔ ملیں بھی یا نہیں۔" حدید نے اپنی مسکراتی نظروں سے حورین کے گرد

سحر باندھا۔اور اس مسکراہٹ سے اسکے چہرے پر پڑنے والے ڈمپل نے حورین کی نظروں کو جکڑ لیا۔

"میں شاید اچھے سے آپکو سوری نہیں کہہ پایا۔کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا اسکے لئیے یہ لفظ بہت چھوٹا ہے۔سو میں اپنے عمل سے سب صحیح کرنا چاہتا تھا۔۔۔لیکن نہ وقت نے موقع دیا نہ آپ نے "اس کی نرم گرم نظروں نے حورین کو سر جھکانے پر مجبور کر دیا۔

"لیکن میں مایوس نہیں ہوں۔جب اللہ نے میرے لئیے آپکو نئی زندگی دی ہے۔تو وہ میرے لئیے آپکے دل کو بھی نرم کرے گا۔آئی کین ویٹ ٹل مائی لاسٹ بریتھ۔"حورین خاموش رہی۔جیسے ہی وہ خداحافظ کہہ کر مڑا حورین نے آواز لگائی۔

"سنیں"وہ حیرت سے مڑا پھر شرارتی لہجے میں بولا"مجھے روکنے لگی ہیں کیا"حورین اسکی شرارت سمجھتے لب بھینچ گئی۔"ہاہا!!آئی نو ابھی میرے ایسے نصیب کہاں پلیز آپ کہئیے"حدید نے سرد آہ بھر کے کہا۔"آپ۔۔۔۔آپ دوسری شادی کر لیں بس مجھے چھوڑ دیں گا مت مگر اب اس سب کے بعد میرا دل آپکی جانب آنے پر آمادہ نہیں۔"حورین نے ادھر ادھر دیکھتے کانپتے لہجے میں کہا۔

حدید پہلے تو اسکی بات سن کر دم بخود ہوا۔ پھر مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگا۔ آہستگی سے چلتا ہوا اس سے دو قدم کے فاصلے پر رکا۔ سینے پر ہاتھ باندھے کنفیوز کر دینے والی نظروں سے اسکو دیکھا جو ادھر ادھر دیکھنے میں محو تھی۔ "آر یو سیریس۔ آپکو پتہ ہے دوسری شادی کرنے کی کنڈیشنز کیا ہیں۔۔۔اس میں بیلنس کا حکم ہے۔اور آپکے لیئے تو میں اپنا آپ فراموش کر چکا ہوں۔ دوسری کے حقوق کہاں سے پورے کروں گا۔اور ویسے بھی کیا آپ اتنی آسانی سے مجھے کسی کے سپرد کر دیں گی؟" اسکی نگاہوں میں جھانکتے حدید نے سوال کر کے حورین کو حیران کیا۔

"حور۔۔۔ جتنی دنیا میں دیکھ چکا ہوں۔ اسکی بدولت اب تو لوگوں کی آنکھوں کے ذریعے انکا اندر تک پڑھ لیتا ہوں۔ سو اتنا تو جان گیا ہوں کہ آپ مجھ سے نفرت نہیں کرتیں" اپنی مدھم مسکراہٹ سے حورین کے دل کا راز جانتے حدید نے اس کا سکون برباد کیا۔ "اسی لیئے امید ہے کہ آپ میری طرف ضرور لوٹ کر آئیں گی۔ میں انتظار کروں گا۔" یہ کہتے ساتھ ہی حدید کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

اسکے جاتے ہی حورین نے دوبارہ سے اس کے کمرے میں قبضہ کیا۔اگلے دن صبح میں ہی شایان ایک بو کے ہاتھ میں لیئے اسکے کمرے میں آیا۔"چاچی یہ آپ کے لیئے کوئی دے کر گیا ہے۔ حورین نے حیرت سے دیکھا تو انگلش میں کچھ اشعار لکھے دیکھے۔

Hey stranger or may I call you my own

I know I don't know you, but there's somewhere I've seen you before

Whatever your name is, whatever you do

There's nothing between us I'm willing to loose

Just call me if ever our paths may collide

I want you to call me under these darkened sky's

Whoever you love, whoever you kiss

The wandering between us I'm willing to miss

Now I'm drifting out over deep oceans

And the tide won't take me back in

And these desperate nights I'll call you again and again

There's comfort, comfort in things we believe

Other than danger, wanting the things I can't see

Wherever you live now, wherever you walk

There's distance between us I'm willing to cross

Now I'm drifting out over deep oceans

And the tide won't take me back in

And these desperate nights I'll call you again and again

Now I'm drifting out over deep oceans

And the tide won't take me back in

And these desperate nights I'll call you again and again

Hey stranger or may I call you my own

I know I don't know you, but there's somewhere I've seen you before.

یہ الفاظ اسکے فیورٹ سانگ

Between us

کے تھے۔وہ نہیں جانتی تھی کہ کبھی یہ الفاظ اسکی زندگی کے حالات سے اتنی مطابقت رکھتے ہوں گے۔ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی کے واٹس اپ پے میسج کی ٹون آئی۔جیسے ہی اس نے فون چیک کیا تو کسی انجانے نمبر سے وائس میسج آیا ہوا تھا۔اس نے جیسے ہی پلے کیا تو حدید کی گمبھیر آواز کمرے میں گونجی۔

"صبح بخیر سوئیٹ ہارٹ!۔امید ہے آپکو میرے دئیے ہوئے پھول مل گئے ہوں گے۔جب سے آیا ہوں دل ہی نہیں لگ رہا اپنی شیرنی بہت یاد آرہی ہے" حدید کے لہجے کی سرارتی مسکراہٹ

اسکواس میسج مین بھی صاف محسوس ہورہی تھی۔جس نے اسکے گال دہکادیئے تھے۔"کل سے اب تک اپنی حالت پہ ہنسی آرہی ہے کہ عشق بھی ہوا تواپنی بیوی سے۔امید کرتا ہوں کہ ان پھولوں کوڈسٹ بن کی نظر نہیں کریں گی۔سوئیٹ وائفی۔ٹیک کیئر بائ

اور پھر تو یہ سلسلہ چل پڑا۔روزانہ صبح ایک بوکے آتا۔اور حورین کے موبائل پر ڈھیروں میسجز جن میں سے ایک کا بھی جواب حورین نہ دیتی۔آخر ایک دن تنگ آکر اس نے ممی سے شئیر کرنے کا سوچا۔

"ممی آخر ایسا کیسے ہو سکتا ہے ایکدم سے کوئ شخص آپ سے اتنی محبت کرنے لگ جائے۔کل تک وہ میری حیثیت ماننے کو تیار نہیں تھے اور آج طوفانی محبت کے دعوے"ممی اسکی کنفیوڈ شکل دیکھ کر ہلکے سے مسکرایئں۔"میرے بچے نکاح کے بندھن کی ایسے ہی تو اسلام میں اتنی اہمیت نہیں نا۔دو بالکل انجان لوگ اس بندھن میں بندھ کر اسطرح قریب ہوتے ہیں جیسے صدیوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔ایسے ہی تو اللہ نے تم دونوں کے نصیب نہیں جوڑ دیئے۔اس نے تم دونوں کے دلوں میں بھی محبت ڈالنی ہی تھی۔اب جب وہ پورے دل کی آمادگی کے ساتھ تمہاری جانب بڑھ رہا ہے تو تم بھی بڑے پن کا مظاہرہ کرو۔انا کی دیوار مت کھڑی کرو۔بیٹا یہ رشتوں کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔اور آخر میں سوائے خسارے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔اسکو اپنی

جانب آنے دو۔ کھولے دل سے اسکو معاف کر کے تو دیکھو۔ رشتوں میں خاموشی ٹھیک نہیں ہوتی۔ تمھارا رشتہ تو ابھی کہنے سننے کے مراحل میں۔ اسے خاموشی کی نظر مت کرو۔ میں حدید کی ماں نہیں بللکہ تمہاری ماں بن کر تم سے درخواست کر رہی ہوں۔" "پلیز ممی آپ حکم کریں درخواست نہیں کریں۔"

حورین نے فوراً انکے گود میں رکھے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر انکا مان بڑھایا۔ "بس پھر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ آج ہی اسکی کال اٹینڈ کرو گی۔ اور صحیح سے اسے ایک چانس دو گی۔" ممی جانتی تھیں کہ حدید روزا سے فون کرتا ہے مگر وہ اٹینڈ نہیں کرتی۔ حورین نے ان سے وعدہ کر لیا۔

رات میں مخصوص وقت پر حدید کی کال آنے لگ گئ۔ وہ جانتا تھا کہ وہ نہیں اٹھائے گی پھر بھی مستقل مزاجی سے روز کرتا تھا۔ ممی سے کیئیے گئے وعدہ کی وجہ سے آج اس نے چوتھی بیل پر دھڑکتے دل کے ساتھ کال اٹینڈ کر لی۔

"اسلام علیکم" کپکپاتے لبوں سے بمشکل اس نے سلام کیا۔ دوسری جانب کتنے ہی لمحے حدید کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا کہ کیا واقعی اس نے حورین کی آواز سن لی ہے۔

"ازدیٹ رئیلی یو" بے یقینی سے حدید نے حورین سے تصدیق چاہی "یس اٹس می حورین یور سو کالڈ وائف" جانے کیسے اسکے منہ سے یہ تلخ الفاظ نکلے تھے حالانکہ اس نے سوچا ہوا تھا کہ تحمل سے بات کرے گی۔ لیکن حدید کی جذبوں سے بھرپور آواز سن کر اسے اپنی ناقدری شدت سے یاد آئی"

"ہاہاہا ایسے ہی تو میں آپکو شیرنی نہیں کہتا۔ چھکے چھڑا دیتی ہیں آپ اور اوپر سے میموری غضب کی ہے۔" حدید نے اسے سو کالڈ وائف کہنے پر چوٹ کی۔ "آپ نے کیا یہی سب بتانا تھا" حورین کو اسکی خوش مزاجی ایک آنکھ نہیں بھائی۔

"نہیں یہ پوچھنا تھا کہ کیا ایک اور تھپڑ کھانے آپ کے روبرو آسکتا ہوں۔" جذبات سے بھرپور گھمبیر لہجے نے حورین کے دل کی دنیا درہم برہم کر دی۔

"اس تھپڑ کے لیئے میں کبھی آپکو سوری نہیں کہوں گی۔ سو اسکو یاد دلا کر آپ جو مجھے شرمندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ ناکام ہو گئی۔" حورین نے اپنا لہجہ سخت اور مضبوط کر کے کپکپاہٹ چھپانے کی کوشش کی۔ "کون کافر آپکو شرمندہ کرنا چاہتا ہے۔ میں تو صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اگر ہاتھ پکڑنے سے بڑھ کر کوئی جسارت کی تو کیا آپکا ري ایکشن اس سے بھی بڑھ کر خطرناک

ہو گا۔" حدید کی سرگوشی نما آواز نے حورین کے چھکے چھڑائے۔" آپ مجھ سے اتنی چیپ باتیں مت کریں" حورین نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا

"تو پھر کس سے کروں ہنی۔ اصولا تو یہ باتیں بیوی سے ہی کرنی جائز ہیں۔ مگر آپ ہاتھ ہی نہیں آ رہیں۔ کیا ساری زندگی ایسے ہی گزرے گی اتنی ہی دوری پہ۔""میں نے تو آپکو کہا تھا کہ دوسری شادی کر لیں۔ مجھ سے توقع مت رکھیں۔" حورین کی بات پر دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔" اور اگر میں آپکی آفر ریجیکٹ کر دوں۔ کیا ایک بھی موقع روبرو پھر سے معذرت کا نہیں مل سکتا۔ آئی بیٹ کے اگر مجھے میرے طریقے سے موقع دیں تو میں آپکو منالوں گا۔" اسکے لہجے میں چھپی بات کا مفہوم سمجھتے حورین کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔

"حورین جب وہ ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو مجھے یوں محسوس ہوا تھا کہ جیسے میں نے آپکو کھو دیا ہے۔ میری تو قسمت اچھی تھی کہ اللہ نے آپکو مجھے لوٹا دیا۔ اور مجھے موقع ملا اس رشتے کی سچائی جانی۔ کیا آپ بھی کسی ایسے ہی ایکسیڈنٹ کی منتظر ہیں۔ اور اگر

آپکی قسمت میرے جتنی اچھی نہ ہوئی تو""اللہ نہ کرے" حدید کی بات کا مفہوم سمجھتے وہ بے اختیار دل تھام گئی۔

"سریسلی لواٹ! اسکا مطلب ہے میری محبت نے ہلکی ہلکی دستک دی ہے۔ادر وائز میں تو آمین سننے کا منتظر تھا۔" حدید نے اسکی بے رخی پر چوٹ کی۔"اتنی بھی سنگدل نہیں ہوں۔" حورین نے ناراضگی سے کہا۔"اسکا مطلب ہے اگر کل کی فلائیٹ پکڑ کر آپکے پاس آجاؤں تو آپ مجھے معزرت کرنے کا اور ان سب لمحوں کی روداد سنانے کا موقع دیں گی جب جب آپ مجھے اچھی لگیں اتنی کہ آپ سے محبت ہو گئ۔" حدید کی باتوں نے اسکی پیشانی عرق آلود کر دی۔"ممی نے آج بہت سمجھایا سو میں نے سوچا آپکو ایک موقع دینا چاہیۓ۔آپ آجائیں۔" حدید کی مزید کنفیوز کرنے والی باتوں سے بچنے کے لیئے وہ جلدی سے بولی۔

"ممی کا منہ تو میں آتے ہی چوموں گا۔اور جن لبوں نے مجھے اجازت دی ہے انکے ساتھ کیا کرنا چاہیئے۔" حدید کی بات کی گہرائ تک پہنچتے ہی حورین نے "چیپو" کہہ کر کال بند کر دی۔ تھوڑی ہی دیر بعد حورین کو واٹس ایپ پہ حدید کا وائس میسج ملا۔"مجھے امید ہے کہ میرے جذبے کل اپنا آپ منوالیں گے۔آج رات تو نیند آنی مشکل ہے۔اب اپنی ساری نیندیں آپکے قرب میں پوری کرنے کی خواہش ہے" حورین نے اپنا چہرہ شرم سے سرخ ہوتا محسوس کیا۔حدید کو غصے والا اموجی سینڈ کیا۔ساتھ ہی حدید نے سمائلی اور کس والا اموجی سینڈ کیا۔اور اگلا میسج پڑھ کر حورین اپنے آنسو روک نہیں پائ۔

"پلیز ریپلیس داور ڈز مائی سو کالڈ وائف وددا اور ڈو مائی سوئیٹ وائفی" حورین کتنی دیر اس میسج سے نظریں نہیں ہٹا سکی۔ "آج جس طرح آپکی ہر بات پہ دھڑکتے ہوئے میرے دل نے مجھ سے بے وفائی کی ہے تو مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ دل آپکی ہر بات پر ایمان لے آیا ہے۔اور اس نے آپکی معزرت بھی قبول کرلی ہے۔ تو پھر یہ نام نہاد انا کس بات کی۔" حورین نے آنسو کیئے۔اور حدید سے کل ہونے والی ملاقات کا سوچتے۔ آنکھیں بند کرکے لیٹ گئی

رات میں ہی وہ حسن کو اپنی آمد کے بارے میں بتا چکا تھا۔ مگر گھر میں کسی کو نہیں بتایا تھا سبکو وہ سرپرائز دینا چاہتا تھا۔ مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ وہاں پہنچ کر سرپرائزڈ رہ جائے گا۔ بیگ ہاتھ میں ل ئیے وہ شام سات بجے جب داخل ہوا تو سناٹے نے اسکا استقبال کیا۔ حیران ہوتا جیسے ہی وہ ممی کے روم میں داخل ہوا تو سب کو وہاں دیکھ کر مطمئن ہوا۔اندر داخل ہوتے اسنے سلام کیا۔ مگر اسکی سرپرائزڈ آمد پر بھی ہمیشہ والا جوش و خروش مفقود تھا۔نہ وہ دشمن جان نظر آرہی تھی۔ "کیا بات ہے آپ لوگ اتنے سیریس بلکہ پریشان لگ رہے ہیں۔" حدید کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا۔ "وہ اصل میں۔۔ تم بیٹھ جاؤ پہلے پلیز۔" فرید بھائی جو اسکے پاس ہی کھڑے تھے کچھ کہتے رکے پھر اسے بیڈ پہ ممی کے برابر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ "ہوا کیا ہے؟" بیٹھتے ہوئے وہ فقط اتنا ہی کہہ سکا۔ پریشانی بڑھتی ہی جا رہی۔ "ایکچولی دوپہر میں حورین کو ڈرائیور مارکیٹ لے کر گیا تھا۔ مگر وہاں

کسی نے اسکو کڈنیپ کر لیا۔"فرید بھائی کی بات سن کر وہ سناٹوں میں چلا گیا۔"ممی"اس نے بے یقین نظروں سے ممی کو پھر باری باری سب کو دیکھا جیسے کوئی تو اس بات کے غلط ہونے کی تصدق کرے مگر سب نے نظریں چرائیں۔"یہ سب دوپہر کو ہوا اور آپ مجھے اب بتا رہے ہیں۔مر گیا تھا کیا میں جو ایک کال نہیں کر سکتے تھے۔"وہ کھڑے ہوتے فرید بھائی کے ساتھ الجھ پڑا۔"تمہیں بہت ٹریس کیا لیکن شاید تمہاری سائیڈ پر سگنلز کا پرابلم تھا۔کڈنیپر کی کالز آئی ہیں اور ہر مرتبہ وہ صرف تم سے ملنے کی ڈیمانڈ کر رہا ہے۔کہتا ہے تم اس سے ملو گے تو وہ حورین کو چھوڑے گا۔کیا تم آج کل کوئی خطرناک کیس ڈیل کر رہے ہو"فرید بھائی نے تفصیل بتاتے ہوئے پریشانی سے استفسار کیا۔اسے یاد آیا کہ صبح سے اسکے ایریا کی موبائل سروس بند تھی اور کیس تو بہت سارے تھے جن پر وہ کام کر رہا تھا۔

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ کڈنیپر کی کال آ گئی۔حدید نے لپک کر فون اٹھایا۔ساتھ ہی نمبر چیک کیا جو کسی پی سی او کا تھا۔"ہیلو""اوہ۔۔۔۔کچے دھاگے سے کھچے سرکار آ ہی گئے۔واہ"جو کوئی تھا حدید نے پہلی مرتبہ اسکی آواز سنی تھی۔"تم ہو کون اور اس سب بکواس کا مقصد۔"حدید غصے سے پھنکارا۔"دھیرج میری جان۔۔۔ملو گے تو سب بتائیں گے۔۔۔لیکن یاد رکھنا کوئی ہوشیاری کی تو اب تک تو تیری بیوی کی جان محفوظ ہے۔اسکے بعد کی ذمہ داری ہم پہ نہیں""شٹ اپ یو

باسٹرڈ۔۔اگر میری بیوی کو ذرا سی بھی خراش آئی تو میں تمہاری نسلیں ختم کر دوں گا۔ تم چاہتے کیا ہو" حدید غصے سے چلا اٹھا۔ "ہاہاہا! یہ کمبخت محبت ہے ہی ایسی۔۔۔بس ایک ملاقات میری جان بڑے چرچے سنے ہیں تمھارے سوچا آج تمہیں بلا کر دیکھیں کے کتنے پانی میں ہو۔ خیر 8 بج کر 30 منٹ پر آجاؤں وہیں بتائیں گے تم سے کیا خدمت چاہیے۔۔۔اور اگر لیٹ ہوئے تو آگے کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔"

مطلوبہ جگہ بتا کر کڈنیپر نے فوراً فون بند کیا۔ "اسی لیئے میں کہتی تھی یہ پروفیشن مت جوائن کرو" حدید نے چونکہ مائیک آن کیا ہوا تھا سو سب نے ایک ایک لفظ سن لیا تھا۔ ممی حدید پہ غصہ نکال کہ سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔ حدید نے گن لوڈ کی اور نکلنے کے لیئے اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ کڈنیپر کی بتائی گئی جگہ کوئی فارم ہاؤس تھا جو شہر سے دور تھا اور جاتے ٹائم بھی لگ سکتا تھا اور حدید کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ "بیٹا تحمل سے رہنا" ممی اسے سمجھاتے ہوئے بولیں۔ جسکی ہستی زلزلوں کی زد میں تھی۔ گاڑی اڑاتا وہ مطلوبہ جگہ پہنچا۔ فارم ہاؤس کی جس سمت حدید کو آنے کا کہا گیا تھا وہاں بہت مدھم روشنی تھی۔ حدید جیسے ہی آگے بڑھا تو ایک جانب اسے ایک مرد اور عورت ٹیبل کے گرد بیٹھے نظر آئے۔ مگر روشنی کم ہونے کی وجہ سے انکے سائے نظر آرہے تھے۔ جیسے ہی آدمی نے حدید کو آتے دیکھا وہ اپنی جگہ چھوڑ کر حدید کی جانب بڑھا۔ عورت نے بھی اسکی پیروی کی۔

انکواپنی جانب بڑھتے دیکھ کر حدید نے جینز کی پاکٹ میں موجود پسٹل پر گرفت مضبوط کی۔"مان گ ئے بھئ جناب تو عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبے ہیں۔ مرد کی آواز پہچان کر حدید کے منہ سے حیرت کے باعث بس اتنا نکلا" حسن "حسن نے موبائل پر کسی کو لائٹس آن کرنے کا کہا۔ جیسے ہی لائٹس آن ہوئیں۔ حورین اور حسن کا چہرہ نظر آیا۔ حدید تو ہکا بکا تھا۔ "مان گ ئے نا بیٹا۔۔۔ کیسے ہلا کرر کھ دیا ہے تجھے۔" حسن مسکراتے ہوئے اسکی طرف بڑھا جو ابھی تک حیرت کی تصویر بنا تھا۔ جیسے ہی اسکے حواس نے کام کیا تو غصے سے قریب آتے حسن کو پنچ مارنے کی کوشش کی۔ وہ اگر متوجہ نہ ہوتا تو حدید کا پنچ اسکا جہرہ سجا دیتا۔ حسن بچکر سیدھا ہوا اور اسکے ساتھ لپٹ گیا مزید کسی کاروائ سے بچنے کے لئیے۔" آئم رئیلی سوری یار! مگر جتنا تو نے بھابھی کو تنگ کیا ہے۔ میں نے سوچا وہ تو بدلہ لیں گی تو میں ہی تھوڑا تیرا دماغ سیدھا کر دوں۔" حسن نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ اور حدید اسکی ڈھٹائ پر اور طیش میں آگیا۔ چھوڑ مجھے بتاتا ہوں میں تجھے ابھی۔" حدید حسن کی گرفت سے اپنا آپ چھوڑانے کی کوشش کرتا بولا۔" پہلے وعدہ کر تو بھابھی کے سامنے میری درگت نہیں بنائے گا"" اتنا خوف تھا تو یہ گھٹیا حرکت کیوں کی، اور وہ میرے گھر والے اور ایک یہ گھر والی سب تیرے ساتھ شامل ہو گ ئے۔ غصے سے حورین کو گھورا جو پہلے ہی گھبرا رہی تھی۔" دیکھ یار سب میرا پلین تھا۔ جب تو نے آنے کا بتایا تب میں نے یہ چھوٹی سی

شرارت سوچی۔اور فون پر آواز بنا کر بولا تھا تا کہ تو پہچان نہ سکے۔ کنجوس انسان تجھے ایک کینڈل لائٹ ڈنر کا سرپرائز دیا ہے۔" حسن نے اسے چھوڑتے اس ٹیبل کی طرف اشارہ کیا جہاں کچھ دیر پہلے وہ دونوں تھے۔" یہ چھوٹی شرارت ہے۔تجھے میری کچھ دیر پہلے کی کنڈیشن کا اندازہ نہیں۔دو مرتبہ ایکسیڈنٹ ہوتے بچا ہے۔" حدید اب تک غصے میں تھا۔" اچھا یار سوری ناؤانجوائے یور ڈنر۔اب جلد ہی ولیمے کا کھانا بھی کھلا دے۔" حسن اب وہاں سے نکلنے کے لیۓ پر تول رہا تھا۔

"آئم سو ہیپی فار بوتھ آف یو۔اور بھابھی کو کچھ مت کہنا وہ بڑی مشکل سے اس سب کے لئیے تیار ہوئیں تھیں۔" حدید سے گلے ملتے حسن نے سرگوشی کی۔"" تھیکس بڑی" حدید نے اسکے سرپرائزڈنر پہ شکریہ کیا۔ حسن کسی کو فون پر انکے لئیے ڈنر سرو کرنے کا کہتا چلا گیا۔ حدید چلتا ہوا اس دشمن جاں کی طرف آیا۔جو وائیٹ اور ریڈ کنٹراسٹ کے نیٹ کے سوٹ میں روشنیاں بکھرا رہی تھی۔حدید نے بے اختیار ہاتھ بڑھا کر اسکو ساتھ لگا کر خود میں بھینچ لیا۔حورین ششدر رہ گئ۔

" تھینکس گاڈ یہ صرف ایک مزاق تھا" حدید نے اسکے ہونے کا یقین کر کے اسے خود سے الگ کرتے کہا۔پھر اسکا ہاتھ تھامے ٹیبل کی جانب بڑھا جہاں ڈنر سرو ہو چکا تھا۔کھانا کھانے کے دوران بھی حدید کی نظریں اسکے چہرے پر تھیں۔"اب اگر آپ نے مجھے دیکھنا بند نہ کیا تو میں ٹیبل کے نیچے چلی جاؤں گی۔" حدید اسکی گھبراہٹ سے محظوظ ہوا۔"میں ابھی تک بے یقین

ہوں کہ آپ میرے سامنے ہیں۔ خواب سا لگ رہا ہے۔" حدید کی بات سن کر حورین شرارت سے مسکرائی اور اسکے ٹیبل پر رکھے ہاتھ میں فارک چبھویا۔ حدید نے ہاتھ کھینچتے غصے اور حیرت سے دیکھا۔ "سوری" حورین شرارت سے مزید مسکرائی۔ "گھر چل کر بتاؤں گا آپکو" حدید نے مصنوعی غصے سے کہا۔

گھر آئے تو سب اپنے اپنے پورشنز میں جا چکے تھے۔ حدید انکی کلاس صبح لینے کا سوچ کر حورین کے ساتھ اپنے روم میں آیا۔ جیسے ہی اس نے ڈریسنگ روم کی جانب قدم بڑھائے۔ حدید نے اسے بازو سے تھام کر روکا۔ "کیا میں اتنی دور سے ایک کینڈل لائٹ ڈنر کے لیئے آیا تھا۔ میں نئی زندگی شروع کرنے سے پہلے چاہتا ہوں کہ ہم ہر بات کلئیر کر کے دل صاف کر کے ایک دوسرے کی جانب بڑھیں۔" "کیوں نہیں" حورین نے نظریں نیچے جھکا کر اسے اجازت دی۔ حدید کی محبت کی شدت کا ہی سوچ کر وہ کپکپا رہی تھی۔ اسے لیئے وہ صوفے پر بٹھا کر اسکے ساتھ بیٹھا۔

"میں ہمیشہ سے محبت پر یقین نہیں رکھتا تھا۔ اور خاص طور پر میاں بیوی کا رشتہ میرے لیئے ایک سمجھوتے اور جسمانی ضرورت سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ جب آپ سے شادی ہوئی تو حسن نے سمجھایا کہ یہ رشتہ جسم کا نہیں روح کا ہے۔ مگر میں نے اسکی بات کو ہنسی میں اڑایا۔ اور یقیناً اللہ کو میرا اس رشتے کا ایسے تمسخر اڑانا پسند نہیں آیا۔ اور اس نے مجھے آپکی محبت میں مبتلا کر کے میری ہر

سوچ جھٹلادی۔ میں اپنے ہر برے لفظ اور اٹی ٹیوڈ کے لیئے آپ سے معافی مانگتا ہوں۔اس دن جب وہ چائے کا کپ گرااور آپکی آنسو بھری آنکھیں ۔۔۔مائی گاڈ آئی کانٹ فارگیٹ دیم۔۔بس انہی میں ڈوب گیا۔" وہ جو خاموشی سے اسکی بات سن رہی تھی اسکے خاموش ہونے پر بولی۔"میں نے خود کو زندگی میں کبھی اتنا غیر اہم محسوس نہیں کیا جتنا آپکے رویے سے کیا۔وہ میری زندگی کے سب سے بھیانک دن تھے۔ایسا لگتا تھا میں بے سائبان ہو گئی ہوں۔" کب سے تھمے اسکے آنسو گالوں پر پھسلے۔"سوئیٹ وائفی رئیلی سوری۔" حدید نے اسکے آنسو صاف کیئیے۔"کیا میں کوئی جسارت کر سکتا ہوں۔ماریں گی تو نہیں۔" حدید نے اسکا موڈ بہتر کرنے کے لیئے کہا۔"ہاتھ بھی پکڑ لیا گلے بھی لگا لیا اب معصوم بن کر مجھے شرمندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔"حورین نے اس پہ چوٹ کی۔حدید کا قہقہہ گونجا۔"آپکے خیال میں آپ نے سوری کہا اور میں مان گئی"حورین اسکے پاس سے اٹھتے ہوئے بولی۔

حدید نے حیرت سے اسے دیکھا۔"جب تک آپ یہاں ہیں میں صوفے پر ہی سوؤں گی اور آپ بیڈ پر""" اب میں اتنا بھی رحمدل نہیں۔" حدید نے اسکی شرارت کو سمجھتے ہوئے کہا۔اور ایک لمحے کا بھی موقع دیئے بغیر حورین کی کمر کے گرد بازوؤں کا گھیرا تنگ کر کے خود سے لگایا۔" حدید یہ

فاؤل ہے"حورین نے حدید کے سینے پر ہاتھ رکھ کر بمشکل فاصلہ پیدا کیا۔"کین یو کال مائی نیم اگین۔"

حورین نے پہلی دفعہ اسکا نام لیا تھا۔حورین نے نہ سمجھتے ہوئے دوبارہ کہا۔"اتنا سوئیٹ مجھے اپنا نام کبھی نہیں لگا دل کر رہا ہے کہ۔۔۔"ابھی حدید کا جملہ پورا نہیں ہوا تھا کہ حورین نے جھٹ اپنا ایک ہاتھ اپنے ہونٹوں پہ رکھا۔حدید نے نا سمجھی سے اسکی یہ حرکت دیکھی پھر جب سمجھ آیا تو بے اختیار قہقہہ بلند کیا۔"نہیں میں ابھی کوئی جسارت نہیں کروں گا۔۔بلکہ اپنی شیرنی سے پہلے اور ڈانٹ کھاؤں گا۔""خود اتنے بڑے دہشتگرد ہیں۔مجھے شیرنی کہہ کہہ کر بدنام کیا ہوا ہے۔"

حورین کی بات پہ وہ اپنی بے ساختہ مسکراہٹ روک نہ سکا۔

"از دیر اینی نیڈ ٹو سے آلو یو ناؤ""نو۔آپکے دل نے مجھے بتا دیا ہے کہ میں آپ کے لئیے کتنی خاص ہوں اور آپکو کتنی محبت ہے مجھ سے"حورین نے ناز سے کہتے اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جو حدید کے سینے پہ دھرا تھا۔حدید نے محبت سے اسکی پیشانی پر بوسہ دیا۔"تھینکس وائفی"

The End